Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شمارہ 16

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

21 صفر 1427 ہجری 20 شہادت 1385 ہش 20 اپریل 2006

اخبار احمدیہ

قادیان 15 اپریل (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے سڈنی (آسٹریلیا) میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور نمازوں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی

احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں ---

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

دُعا کے سلسلہ کو نہ توڑو اور توبہ و استغفار سے کام لو۔

وہی دعا مفید ہوتی ہے جبکہ دل خدا کے آگے پگھل جاوے اور خدا کے سوا کوئی مفر نظر نہ آوے۔

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اسکے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسکے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔ جبتک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔ پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے۔ زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آ جاتا ہے۔ جب خدا ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے؟

پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے۔ جو ان امور کو مدنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا۔ یا یوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اور وہ بچ جاوے گا۔ ظاہری تدابیر صفائی وغیرہ کی منع نہیں ہیں۔ بلکہ 'بر توکل زانوئے اشتر بہ بند' پر عمل کرنا چاہئے۔ جیسا کہ ایاک نعبد وایاک نستعین سے معلوم ہوتا ہے مگر یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے قد افلح من زکھا ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے تمہیں یاد ہوگا کہ مجھے الہام ہوا تھا ایام غضب اللہ غضبت غضبا شدیدا یہ طاعون کے متعلق ہے مگر وہی خدا کے فضل کا امیدوار ہو سکتا ہے جو سلسلہ دعا، توبہ اور استغفار کا نہ توڑے اور عمداً گناہ نہ کرے۔ گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اور خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہے۔ گناہ سے صرف خدا تعالیٰ کا خوف اور اسکی محبت ہٹاتی ہے طاعون بھی گناہوں سے بچانے کے لئے ہے۔ صوفی کہتے ہیں کہ سعید کسی موقع کو ہاتھ سے نہیں دیتے بعض کے حالات سنے ہیں کہ انہوں نے دعا کی کہ کوئی ہیبت ناک نظارہ ہوتا کہ دل میں رقت اور درد پیدا ہو۔ اب اس سے بڑھ کر کیا ہیبت ناک نظارہ ہوگا کہ لاکھوں بچے یتیم کئے جاتے ہیں بیواؤں سے گھر بھر جاتے ہیں ہزاروں خاندان بے نام و نشان ہو جاتے ہیں اور کوئی باقی نہیں رہتا اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کو ایسے موقعوں پر ہمیشہ بچا لیتا ہے جبکہ بلائیں عذاب الٰہی کی صورت میں نازل ہوں۔ پس اس وقت خدا کا غضب بڑھا ہوا ہے اور حقیقت میں یہ خدا کے غضب کے ایام ہیں اس لئے کہ خدا کے حدود و احکام کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور اسکی باتوں پر ہنسی اور ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ پس اس سے بچنے کے لئے یہی علاج ہے کہ دعا کے سلسلہ کو نہ توڑو اور توبہ و استغفار سے کام لو۔ وہی دعا مفید ہوتی ہے جبکہ دل خدا کے آگے پگھل جاوے اور خدا کے سوا کوئی مفر نظر نہ آوے۔ جو خدا کی طرف بھاگتا ہے اور اضطرار کے ساتھ امن کا جویاں ہوتا ہے وہ آخر بچ جاتا ہے

(ملفوظات ج ۳ ص ۲۴۵-۲۴۶ مطبوعہ لندن)

جبکہ ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے نماز کی طرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے

نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مؤمن کا معراج ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۴ر اپریل ۲۰۰۶ء بمقام سڈنی (آسٹریلیا)

قادیان ایم ٹی اے 14 اپریل سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سڈنی (آسٹریلیا) کے ۲۲ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح خطبہ جمعہ سے فرمایا۔ خطبہ جمعہ سے قبل حضور انور فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور ہندوستانی وقت کے مطابق صبح ۹ بجے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کرائی دُعا کے بعد حضور انور جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا گذشتہ 20-22 سال میں جماعت احمدیہ کے افراد کی ایک بہت بڑی تعداد اس ملک میں آئی ہے لیکن اس ملک میں احمدیت کا آغاز اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ہی ہو چکا تھا جبکہ 1903ء میں حضرت صوفی موسیٰ خان رضی اللہ عنہ کو قبول احمدیت کی توفیق ملی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو بیعت کے وقت جو نصیحت کا خط لکھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھ کر سنایا اور ساتھ ساتھ اس کے اہم نکات کی ایمان افروز تشریح بھی فرمائی حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو تحریر فرمایا کہ بیعت تو آپکی قبول ہو چکی اب آپ کو چاہئے کہ نمازوں کو سنوار کر ادا کریں حضور انور نے اس خط کی روشنی میں احباب جماعت آسٹریلیا اور ان کے توسط سے تمام دنیا کے احمدیوں کو نماز کو سنوار کر اور اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا نماز ایک ایسی بنیادی چیز ہے جس کے بغیر ایک مؤمن، مؤمن نہیں کہلا سکتا نماز کو سنوار کر ادا کرنے

باقی صفحہ نمبر 12 پر دیکھیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

عاشقِ محمد مصطفیٰ ﷺ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام زندہ باد!

اخبار "منصف" حیدر آباد کے دلآزار مضمون کے جواب میں

(1)

ایک طرف جہاں مسلم اُمہ طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا شکار ہے ابتلاء کا دور دورہ ہے دشمنانِ اسلام، اسلام اور مسلمانوں پر لگاتار حملے کر رہے ہیں تو دوسری طرف بعض فرقہ پرست ملاں مسلمانوں کو پارہ پارہ کر کے اُن کے اتحاد کی دھجیاں بکھیر کر دشمنانِ اسلام کے معاون و مددگار بنتے چلے جارہے ہیں اور ان کیلئے مخالفت اور دشمنیوں کی راہیں ہموار کرتے چلے جارہے ہیں ایسے میں ہر انصاف پسند مسلمان کو ایسے ملاؤں سے جو دشمنانِ اسلام کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں خود کو اور باقی مسلمانوں کو بچانا چاہئے اور ایسے اخبارات کو بھی اخلاقی اصول سکھانے چاہئیں جو سستی شہرت کی خاطر نہایت غیر ذمہ داری سے ایسے مضامین شائع کرتے ہیں۔

حال ہی میں حیدر آباد سے شائع ہوئے ایک اخبار "منصف" میں ایسا ہی غیر ذمہ دارانہ مضمون شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار تو خیر ہے ہی جھوٹا جس پر آنحضرت ﷺ کی یہ پیشگوئی پوری طرح صادق آتی ہے کہ علماء ھم شر من تحت ادیم السما" کہ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یقیناً یہ ملاں جس کا نام "انصار اللہ" ہے اور جو مجلس تحفظ ختم نبوت آندھرا کی "دُکان" سے تعلق رکھتا ہے اس کا مضمون بغیر تحقیق کے شائع کر کے اخبار "منصف" نے بھی انصاف کی خوب دھجیاں بکھیری ہیں۔

"انصار اللہ" صاحب نے اپنے اشتعال سے بھرے ہوئے مضمون میں لکھا ہے کہ ڈنمارک کے دشمنان نے جب اپنے اخبارات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹون بنا کر آپ کی توہین کی تو انکے خلاف تو عالم اسلام نے خوب منظم احتجاج کیا لیکن مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) اور ان کے پیروکار عرصہ سو سال سے آنحضرت ﷺ کی توہین کر رہے ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی احتجاج نہیں ہو رہا کیا مسلمانوں کی غیرت مر گئی ہے۔ قادیانیوں سے بھی بائیکاٹ ہونا چاہئے ان سے میل جول اور قطع تعلق اور رشتہ داریوں کو ختم کیا جانا چاہئے جہاں تک ایک ہندوستانی اخبار کے آئینِ ہند کی رو سے کچھ لوگوں کو کچھ لوگوں کیخلاف کھلم کھلا بائیکاٹ اور قطع تعلق پر اُکسانے کا معاملہ ہے تو یہ بات اپنی جگہ قابل فکر ہے متعلقہ مضمون جو اخبار "منصف" کی اشاعت 7 اپریل 2006 میں چھپا ہے کی اصل حقیقت کے متعلق ہم اس مضمون میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔

اخبار کا ایسا لکھنا کہ احمدی سو سال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر رہے ہیں یہ بات سراسر غلط اور جھوٹ سے بھری ہوئی ہے بانیٔ احمدیت سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور آپ کی اعلیٰ وارفع شان کو دنیا میں قائم کرنے والے تھے آپ کا فرمان تو یہ تھا کہ آپ کو جو کچھ ملا ہے وہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کے نتیجہ میں اور آپ کی برکتوں سے ملا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو"۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ 25)

ایک مقام پر آپ نے فرمایا:۔

"کسی نبی سے اسقدر معجزات ظاہر نہیں ہوئے جسقدر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر ہوئے کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات ان کے مرنے کے ساتھ ہی مر گئے مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اب تک ظہور میں آرہے ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتے رہیں گے اور جو کچھ میری تائید میں ظاہر ہو رہا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں"۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۸)

اس طرح آپؑ اپنی جماعت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ" (کشتی نوح)

ہم مولوی انصار اللہ کے علم کیلئے بتاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے امام مہدی و مسیح موعود کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ ظلی و بروزی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا حصہ ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بموجب آیت قرآنی و آخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بعثت آخرین میں بھی ہوگی وہ آخرین ابھی ان اوّلین سے نہیں ملے اور اللہ غالب حکمت والا ہے کے مطابق ہے صحیح بخاری میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ صحابہ کرام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور وہ آخرین کون ہیں جن میں آپ دوبارہ مبعوث ہوں گے۔ تو آپؐ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا لو کان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل اَوْ رِجَالٌ من ھٰؤلاءِ (بخاری) کہ اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی معلق ہو جائے گا تو اس کو ان میں سے ایک یا کچھ اشخاص واپس لے آئیں گے۔

چنانچہ اس آیت قرآنی اور اس حدیث نبوی کے ارشاد کی روشنی میں اکثر بزرگانِ اُمت امام مہدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز قرار دیتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی بروز حقیقی کی اقسام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اما الحقیقی فعلیٰ ضروب وتارۃ اخریٰ بان تشتبک بحقیقۃ رجل من الہ او المتوسلین الیہ کما وقع لِنَبِیِّنَا بالنسبۃ الیٰ ظھور المھدی۔ (تفہیمات الٰہیہ جز ثانی تفہیم نمبر 228 صفحہ نمبر 298)

یعنی حقیقی بروز کی کئی اقسام ہیں...... کبھی یوں ہوتا ہے کہ ایک شخص کی حقیقت میں اس کے آل یا اس کے متوسلین داخل ہوتے ہیں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہدی سے تعلق ہے اس طرح کہ بروزی حقیقت وقوع پذیر ہوگی یعنی مہدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی بروز ہے۔

حضرت امام عبد الرزاق قاشانیؒ نے امام مہدی کے باطن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔

المھدی الذی یجی فی اخر الزمان فانہ یکون فی الاحکام الشریعۃ تابعا لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وفی المعارف والعلوم والحقیقۃ تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین لہ کلھم لِاَن باطِنَہٗ باطن محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی آخری زمانے میں آنے والا مہدی احکام شرعیہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع ہوگا لیکن علوم و معارف اور حقیقت میں باقی تمام انبیاء اور اولیاء مہدی کے تابع ہوں گے کیونکہ مہدی کا باطن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باطن ہے۔

عارف ربانی محبوب سبحانی حضرت سید عبد الکریم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ امام مہدی علیہ السلام کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اس سے مراد وہ شخص ہے جو صاحب مقام محمدی ہے اور ہر کمال کی بلندی میں کامل اعتدال رکھتا ہے"۔

(انسان کامل اُردو باب نمبر 61 علامات قیامت کے بیان میں صفحہ 270)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مقام مسیح موعود و مہدی معہود کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جب امام مہدی ظاہر ہوں گے تو کعبہ سے ٹیک لگا کر لوگوں کو کہیں گے اے لوگو! سنو! جو چاہتا ہے کہ آدم و شیث کو دیکھے سو دیکھے وہ میں ہوں سنو! جو چاہتا ہے کہ نوح اور اس کے بیٹے سام کو دیکھے سو وہ میں ہوں سنو جو چاہتا ہے ابراہیم و اسماعیل کو دیکھے پس میں ابراھیم اور اسماعیل ہوں۔ سنو جو موسیٰ اور یوشع کو دیکھنا چاہتا ہے پس میں ہی موسیٰ اور یوشع ہوں سنو جو چاہتا ہے کہ عیسیٰ اور شمعون کو دیکھے وہ مجھے دیکھے میں ہی عیسیٰ اور شمعون ہوں سنو! جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المؤمنین کو دیکھنا چاہتا ہے سو میں ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور امیر المؤمنین بھی۔ سنو! جو آئمہ کو دیکھنا چاہتا ہے جو حسینؓ کی اولاد میں سے ہیں سو وہ میں ہی ہوں۔ میری دعوت قبول کرو کیونکہ میں تمہیں ایسی باتوں کی خبر دیتا ہوں جن کی تمہیں خبر دی گئی تھی اور جن کی تمہیں خبر نہیں دی گئی تھی"۔

(بحار الانوار جلد نمبر ۱۳ باب مایکون عند ظھورہ صفحہ ۲۰۲)

اب تو مولانا انصار اللہ صاحب کی تسلی ہوگئی ہوگی کہ اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم خود کو بروز خاتم الانبیاء قرار دیا ہے تو بالکل برحق قرار دیا ہے اور یہ کہ مَنْ فَرَّقَ بَیْنِی وبین المصطفیٰ فَمَا عَرَفَنی وما رای کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔

مولوی اور عالم کہلا کر اگر امام مہدی کے مقام کی جو اس کیلئے خدا اور رسول اور بزرگان اُمت نے متعین فرمایا ہے علم نہیں ہے تو صد حیف ہے ایسی علمیت پر ایسی ہی ناقص علمیت لیکر تم لوگ مسلمانوں کے ایمان خراب کر رہے ہو اور اس پر طرہ یہ کہ بات بات پر جھوٹ بولنا تم لوگوں نے اپنا شیوہ بنا رکھا ہے۔

جہاں تک ڈنمارک کے اخبار کے توہین رسالت کا تعلق ہے تو اس تعلق میں بھی جماعت احمدیہ نے ہی موثر کاروائی کی ہے انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔ (منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جہاد کو منسوخ کرنے، اسلامی احکامات کو تبدیل کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپؐ کے عہد کے خاتمہ کا الزام سراسر تہمت اور نہایت گھناؤنا الزام ہے۔

ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے لاکھوں کروڑوں حصے زیادہ ہے جو ہم پر اس قسم کے اتہام اور الزام لگاتے ہیں

ڈنمارک کے اخبار میں آنحضرت ﷺ کی توہین پر مبنی کارٹونوں کی اشاعت کے حوالہ سے روزنامہ جنگ میں جماعت احمدیہ کے خلاف سراسر جھوٹی اور خلاف حقیقت خبر کی اشاعت محض شرارت اور شرانگیزی ہے۔

ایسی جھوٹی خبر پھیلانے والے کے متعلق مَیں یہی کہتا ہوں کہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ اب ان بدفطرتوں کو عبرت کا نشان بنادے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 3/ مارچ 2006ء بمطابق 3/امان 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

کل لندن سے شائع ہونے والے جنگ اخبار نے ایک ایسی خبر شائع کی ہے جس کا جماعت احمدیہ کے عقائد سے دُور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اور خالصتاً شرارت سے یہ خبر شائع کی گئی ہے۔ نہ صرف عقائد کے خلاف ہے بلکہ جس واقعہ کا ذکر کیا گیا ہے اس کا بھی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے، کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ یہ خبر شائد یہاں کے حوالے سے پاکستان وغیرہ میں بھی چھپی ہوگی، کل نہیں تو آج چھپ گئی ہوگی، کیونکہ یہ اخبار اپنی بکری بڑھانے کے لئے ایسی خبریں شائع کرنے میں بڑی جلدی کرتے ہیں۔ سرکولیشن بڑھانے کے لئے اخلاق سے گری ہوئی حرکتیں کرنے اور جھوٹ کے پلندے شائع کرنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ ان کا جو پاکستان کا ایڈیشن ہے اس کے بارے میں ہم سب کو پتہ ہے، سب کے علم میں ہے کہ آئے دن ہمارے بارہ میں ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں، جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔

گزشتہ دنوں میں ڈنمارک کے اخبار میں جولغو اور بیہودہ خاکے بنائے گئے تھے اور پھر دوسری دنیا میں بھی بنائے تھے، ان کی وجہ سے مسلمانوں میں ایک انتہائی غم و غصے کی لہر پیدا ہوئی ہوئی ہے۔ ہڑتالیں ہورہی ہیں، جلوس نکالے جارہے ہیں۔ بہرحال جو بھی غصے کا اظہار ہے، جب اس کو کوئی سنبھالنے والا نہ ہو، اس بہاؤ کو کوئی روکنے والا نہ ہو، اس کو صحیح سمت دینے والا نہ ہو تو پھر اسی طرح ہی ردّعمل ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ مسلمان جیسا بھی ہو، نمازیں پڑھنے والا ہے یا نہیں، اعمال بجا لانے والا ہے یا نہیں لیکن ناموس رسالت کا سوال آتا ہے تو بڑی غیرت رکھنے والا ہے، مر مٹنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ ان حالات میں اس خبر کو شائع کرنا اور پھر کل جمعرات کے دن شائع کرنا جبکہ آج جمعہ کے روز اکثر جگہوں پر پھر جلوس نکالنے اور ہڑتالیں کرنے اور اس طرح کے ردّعمل کا پروگرام ہے تو یہ چیز خالصتاً اس لئے کی گئی تھی کہ احمدیوں کے خلاف فضا پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ انتہائی ظالمانہ اور فتنہ پردازی کی کوشش ہے تا کہ اس خبر سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کم علم مسلمانوں کو بھڑکا کر احمدیوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا جائے۔ بہرحال یہ ان کی کوششیں ہیں کہ کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے جب احمدیوں کے خلاف لاعلم، کم علم مسلمانوں کو بھڑکایا نہ جائے۔

آپ میں سے کئی لوگوں نے یہ خبر پڑھی ہوگی لیکن چونکہ سب پڑھتے نہیں ہیں اس لئے مَیں یہ خبر پڑھ دیتا ہوں۔

کوپن ہیگن کے حوالے سے یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ ان کے رپورٹر ہیں ڈاکٹر جاوید کنول صاحب، وہ کہتے ہیں کہ ”ڈنمارک کے خفیہ ادارے کے ایک ذمہ دار افسر نے اپنا نام اور عہدہ صیغہ راز میں رکھنے کی شرط پر کارٹون ایشو پر گفتگو کرتے ہوئے جنگ اخبار کو بتایا کہ ستمبر 2005ء میں قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ڈنمارک میں ہوا جس میں قادیانیوں کے مرکزی ذمہ داران نے شرکت کی، اس موقع پر قادیانیوں کے ایک وفد نے ایک ڈینش وزیر سے ملاقات کے دوران جہاد کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ وہی اسلام کی حقیقی تعلیمات کے علمبردار ہیں“۔ یہاں تک تو ٹھیک ہے، ہم نے انہیں خاص طور پر تو نہیں بتایا مگر ہمارا دعویٰ یہی ہے کہ جماعت احمدیہ ہی اسلام کی حقیقی تعلیمات کی علمبردار ہے۔

آگے لکھتے ہیں کہ 'ان کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے جہاد کو منسوخ قرار دے دیا ہے'۔ ٹھیک ہے لیکن شرائط کے ساتھ منسوخ قرار دے دیا ہے۔

پھر آگے لکھتے ہیں کہ 'مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی احکامات (نعوذ باللہ) تبدیل کر دیئے ہیں'۔ یہ سراسر اتہام اور الزام ہے۔ 'اس لئے' (آگے ذرا دیکھیں اس کی شرارت) کہ 'محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور ان کا عہد ختم ہو چکا ہے'۔ نعوذ باللہ۔

اخبار لکھتا ہے کہ قادیانیوں کی اس یقین دہانی پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار صرف سعودی عرب تک محدود ہیں، 30 ستمبر کو ڈینش اخبار نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے 12 کارٹون شائع کئے جن کا مرکزی نکتہ فلسفہ جہاد پر حملہ کرنا تھا۔ اعلیٰ ڈینش افسر نے کہا کہ ہمیں جنوری کے آغاز تک اس بات کا یقین تھا کہ قادیانیوں کا دعویٰ سچا تھا کیونکہ جنوری تک سوائے سعودی عرب کے کسی اسلامی ملک نے ہم سے باقاعدہ احتجاج نہیں کیا تھا۔ او آئی سی کی خاموشی ہمارے یقین کو پختہ کر رہی تھی۔ اس ذمہ دار افسر نے اس نمائندے کو اس ملاقات کی ویڈیو ٹیپ بھی سنائی۔ جس میں ڈینش اردو اور انگریزی زبان میں گفتگو ریکارڈ تھی۔

(روزنامہ جنگ لندن، 02/مارچ 2006ء، صفحہ 1 و 3)

گویا اس سے باتیں تینوں زبانوں میں ہو رہی تھیں۔ جھوٹ کے تو کوئی پاؤں نہیں ہوتے۔ ایسی بے بنیاد خبر ہے کہ انتہا ہی نہیں ہے، یہ ڈاکٹر جاوید کنول صاحب شاید جنگ کے کوئی خاص نمائندے ہیں۔ پہلے تو خیال تھا کہ ڈنمارک میں ہے لیکن اب پتہ لگا ہے کہ یہ صاحب اٹلی میں ہیں اور وہاں سے جنگ کی اور جیو کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اور قانوناً یہ ویسے بھی جو ابھی تک مجھے پتہ لگا ہے کہ ڈنمارک کے حوالے سے یہ خبر کسی اخبار میں نہیں دے سکتے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ الزام لگایا ہے کہ جماعت کا ستمبر میں جلسہ ہوا۔ جماعت احمدیہ کا گزشتہ سال کا جلسہ ستمبر میں تو وہاں ہوا ہی نہیں تھا۔ میرے جانے کی وجہ سے سکنڈے نیوین ممالک کا اکٹھا جلسہ ہوا تھا اور وہ سویڈن میں ہوا تھا۔ اور ایم ٹی اے پر ساروں نے دیکھا کہ کیا ہم نے باتیں کیں اور کیا نہیں کیں۔

ڈنمارک میں میرے جانے پر ایک ہوٹل میں ایک ریسیپشن (Reception) ہوئی تھی جس میں کچھ اخباری نمائندے، پریس کے نمائندے بھی تھے اور دوسرے پڑھے لکھے دوست بھی اس میں تھے۔

سرکاری افسران بھی تھے، ایک وزیر صاحبہ بھی آئی ہوئی تھیں اور وہاں قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے اسلام کی خوبصورت اور امن پسند تعلیم کا ذکر ہوا تھا۔ اور جو کچھ بھی وہاں کہا گیا تھا وہ صاف تھا، کھلا تھا۔ کوئی چھپ کے بات نہیں ہوئی تھی۔ اور اخباروں نے وہاں شائع بھی کیا تھا بلکہ تھوڑا سا ان کے ٹی وی پروگرام میں بھی آیا تھا۔ اور کوئی علیحدہ ملاقات نہیں تھی اور وہی جو ریسپشن میں میری تقریر تھی میرے خیال میں ایم ٹی اے نے بھی دکھادی ہے۔ نہیں دکھائی تو اب دکھادیں۔

بہرحال یہ ٹھیک ہے کہ شاید وہاں تقریر میں ہی ان لکھنے والے صاحب کی طرح لوگوں کا ذکر ہوا ہو کہ یہ چند لوگ ہیں جو اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں ورنہ مسلمان اکثریت اس طرح کے جہاد اور دہشت گردی کو ناپسند کرتی ہے۔ بہرحال ہماری طرف منسوب کر کے بہت بڑا جھوٹ بولا گیا ہے۔ شاید کوئی جھوٹا ترین شخص بھی یہ بات کہتے ہوئے کچھ سوچے کیونکہ آج کل تو ہر چیز ریکارڈ ہوتی ہے۔ اور ان صاحب کے بقول اردو انگریزی اور ڈینش میں ویڈیو ٹیپ بھی موجود ہیں۔ تو اگر سچے ہیں تو یہ ٹیپیں دکھادیں، ہمیں بھی دکھادیں۔ پتہ چل جائے گا کہ کون بولنے والے ہیں، کیا ہیں۔

بہرحال اس جھوٹی خبر پھیلانے والے کو پہلی بات تو مَیں یہ ہی کہتا ہوں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے اور لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن۔ اگر تم سچے ہو تو تم بھی یہی الفاظ دہرادو۔ لیکن کبھی بھی نہیں دوہرا سکتے اگر رتی بھر بھی اللہ کا خوف ہوگا۔ ویسے تو ان لوگوں میں خدا کا خوف کم ہی ہے۔ لیکن اگر نہیں بھی دوہراتے تب بھی اس شدت کا جھوٹ بول کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کے نیچے یہ لوگ آچکے ہیں۔

بہرحال جماعت احمدیہ کے خلاف ایسی مذموم حرکتیں ماضی میں بھی ہوتی رہی ہیں اور مسلسل ہو رہی ہیں۔ اور جب بھی اپنے زعم میں ہماری پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ناکامی کا منہ دکھاتا ہے اور جماعت احمدیہ سے اپنے پیار کا وہ اظہار کرتا ہے جو پہلے سے بڑھ کر اس کا فضل لے کر آتا ہے۔

جب سے یہ کارٹون کا فتنہ اٹھا ہے سب سے پہلے جماعت احمدیہ نے یہ بات اٹھائی تھی اور اس اخبار کو اس سے باز رکھنے کی کوشش کی تھی۔ اس کا مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ پھر دسمبر، جنوری میں ہم نے دوبارہ ان اخباروں کو لکھا تھا اور بڑا کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا ان دنوں میں مَیں قادیان میں تھا جب ہمارے مبلغ نے وہاں اخبار کو لکھا تھا۔ ہمارے مبلغ کا اخبار میں انٹرویو شائع ہوا تھا۔ تو اس اخبار نے یہ لکھنے کے بعد کہ جماعت احمدیہ کا ردّعمل اس بارے میں کیا ہے اور یہ لوگ توڑ پھوڑ کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنی زندگی میں ڈھال کر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ آگے وہ لکھتا ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں (امام صاحب کا انٹرویو تھا نا) کہ امام کو ان کارٹونوں سے تکلیف نہیں پہنچی بلکہ ان کا دل کارٹونوں کے زخم سے چور ہے۔ بلکہ اس تکلیف نے انہیں اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ فوری طور پر ان کارٹونوں کے بارے میں ایک مضمون لکھیں چنانچہ انہوں نے وہ مضمون لکھا اور وہاں ڈنمارک کے اخبار میں شائع ہوا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق ہی ہے جس نے جماعت میں بھی اس محبت کی اس قدر آگ لگادی ہے کہ یورپ میں عیسائیت سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں آنے والے یورپین باشندے بھی اس عشق و محبت سے سرشار ہیں۔

چنانچہ ڈنمارک کے ہمارے ایک احمدی مسلمان عبدالسلام میڈسن صاحب کا انٹرویو بھی اخبار Venster Bladet نے 16 رفروری 2006ء کو شائع کیا ہے۔ ایک لمبا انٹرویو ہے۔ اس کا کچھ حصہ میں آپ کو سناتا ہوں۔

ترجمہ اس کا یہ ہے کہ میڈسن صاحب نے مزید کہا کہ ڈنمارک کے وزیراعظم کو مسلمان ممالک کے سفیروں سے بات کرنی چاہئے تھی کیونکہ لوگ ان خاکوں کو دیکھ کر غصہ میں آتے ہیں۔ اگر وزیراعظم نے مسلمان ممالک کے سفیروں سے بات کی ہوتی تو انہیں معلوم ہوتا کہ یہ مسئلہ کس قدر اہم تھا اور اس کے کیا نتائج پیدا ہو سکتے تھے۔ اور یہ جو ردّعمل سامنے آیا ہے یہ بالکل وہی ہے جو میں ان خاکوں کی اشاعت پر محسوس کر رہا تھا کہ ردّعمل ہوگا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مسلمان کے لئے زندگی کے ہر پہلو اور ہر شعبے میں مثال ہیں۔ جب ایسی ذات پر توہین آمیز حملہ کیا جائے تو یہ ہر ایک مسلمان کے لئے تکلیف دہ امر ہے۔ اور وہ اس پر دکھ محسوس کرتا ہے۔

عبدالسلام میڈسن صاحب یہ کہتے ہیں کہ یولنڈ پوسٹن جو وہاں کا اخبار تھا اس کو ان خاکوں کی اشاعت سے کیا حاصل ہوا ہے۔ پھر آگے وہ لکھتا ہے کہ میڈسن صاحب کو بھی اس امر کی بہت تکلیف ہوئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع کئے گئے ہیں۔ پھر کہتا ہے کہ میڈسن صاحب نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کے بارے میں بڑی تفصیل سے ملتا ہے کہ ان کا حلیہ مبارک کیا تھا، کیسا تھا۔ پھر انہوں نے لکھا کہ یہ ایک گندی بچگانہ حرکت ہے۔

پھر انہوں نے لکھا ہے کہ ڈنمارک میں قانون توہین موجود ہے، پہلے میرے خیال میں اس کی ضرورت نہ تھی مگر اب میرے خیال میں فساد کو روکنے کے لئے اس قانون کو اپلائی (Apply) کرنے کی ضرورت ہے تاکہ فساد نہ ہو۔ کہتے ہیں کہ باقی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین تو خدا تعالیٰ کا معاملہ ہے وہ خود ہی اس کی سزا دے گا۔ تو یہ دیکھیں ایک یورپین احمدی مسلمان کا کتنا پکا ایمان ہے۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس گھناؤنی حرکت کرنے پر یہ ہمارے ردّعمل تھے۔

ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں سے لاکھوں کروڑوں حصے زیادہ ہے جو ہم پر اس قسم کے اتہام اور الزام لگاتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوبصورت تعلیم کی وجہ سے ہے جس کی تصویر کشی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے۔ جس کو خوبصورت کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھایا ہے۔ کوئی بھی احمدی کبھی یہ نہیں سوچ سکتا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں یہ حال تھا کہ حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر پڑھ کر کی آنکھیں آنسو بہایا کرتی تھیں۔ وہ شعر یہ ہے کہ ؎

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

تُو تو میری آنکھ کی پتلی تھا جو تیرے وفات پا جانے کے بعد اندھی ہوگئی۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے، مجھے تو صرف تیری موت کا خوف تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے تھے کہ کاش یہ شعر مَیں نے کہا ہوتا۔ تو ایسے شخص کے متعلق کہنا کہ نعوذ باللہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا سمجھتا ہے یا اس کے ماننے والے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مقام دیتے ہیں۔ بہت گھناؤنا الزام ہے۔ ہمیں تو قدم قدم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہونے کے نظارے آپ میں دکھائی دیتے ہیں۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں۔ ؎

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

تو جو اپنا سب کچھ اس نور پر فدا کر رہا ہو اس کے بارے میں یہ کہنا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اب نہیں رہا اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مقام زیادہ اونچا ہو گیا ہے اور احمدیوں کے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام آخری نبی ہیں اور پھر یہ کہ ہم نے ان کو یہ کہہ دیا کہ ٹھیک ہے یہ ہمارا عقیدہ ہے آپ آخری نبی ہیں اب ہم اخبار کو کھلی چھٹی دیتے ہیں کہ نعوذ باللہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کارٹون بناؤ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اور لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْن۔ انتہائی بچگانہ بات ہے کہ ہمارے کہنے پر، صرف اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ ہم اجازت دیں اور وہ کارٹون شائع کر دیں جن کی ڈنمارک میں تعداد ہی چند سو ہے۔ خبر لگاتے ہوئے یہ اُردو اخبار کچھ آگے پیچھے بھی غور کر لیا کرے۔

ڈنمارک کی حکومت بیچاری تو شاید اتنی عقل سے عاری نہ ہو لیکن یہ خبر لکھنے والے اور شائع کرنے والے بہرحال عقل سے عاری لگتے ہیں۔ اور سوائے اِن کے دلوں میں فتنے کے کچھ نظر نہیں آتا۔ سوائے مسلمانوں کو انگیخت کرنے کے، بھڑکانے کے کوئی اس خبر کا مقصد نظر نہیں آتا کہ اس نام پر مسلمان جوش میں جاتے ہیں۔ اس لئے جن مسلمان ملکوں میں، بنگلہ دیش میں، انڈونیشیا میں یا پاکستان میں احمدیوں کے خلاف فضا ہے وہاں اور فساد پیدا کیا جائے۔ اور کوئی بعید نہیں ہے کہ بعض مفاد پرست عناصر نے اس بہانے ان ملکوں میں یہ تحریک شروع کی ہو کہ حکومتوں کے خلاف تحریک چلائی جائے۔ کیونکہ ہم نے ابھی تک عموماً یہی دیکھا ہے کہ احمدیوں کے خلاف چلی ہوئی تحریک آخر میں حکومتوں کے خلاف اُلٹ جاتی ہے۔ اس لئے ان ملکوں کی حکومتوں کو بھی عقل کرنی چاہئے اور مفاد پرست مُلّاں یا ان عناصر کی چال میں نہیں آنا چاہئے۔

جہاں تک ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا تعلق ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جو شعر پڑھے تھے اس سے ہم نے دیکھ لیا، کچھ اندازہ ہو گیا اور ہر احمدی کے دل میں جو مقام ہے وہ ہر احمدی جانتا ہے۔ گزشتہ خطبات میں مَیں اس کا ذکر بھی کر چکا ہوں۔ اس تعلق میں خطبات دے چکا ہوں۔ تکلیف کا اظہار ہم کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں۔ تمام دنیا میں ہماری طرف سے احتجاجی بیان بھی شائع ہوئے ہیں، پریس ریلیز بھی شائع ہوئی ہیں۔ اور یہ سب بیان ہم نے کوئی کسی کو دکھانے کے لئے یا کسی کی خاطر یا مسلمانوں کے خوف یا ڈر کی وجہ سے نہیں دیئے۔ بلکہ یہ ہمارے ایمان کا ایک حصہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق توڑ کر ہماری زندگی کی کوئی حیثیت نہیں رہتی۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند حوالے میں پڑھوں گا۔ اس سے بات مزید کھولتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ''ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزران سے کوچ کریں گے''۔ یعنی کہ اسی ایمان کے ساتھ ہم اس دنیا سے جائیں گے۔ ''یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعے سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدائے تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے''۔(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 169-170)

تو یہ ہے ہمارے ایمان کا حصہ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ تو جس کا یہ ایمان ہو اس کے بارے میں کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اس کے واسطے کے بغیر وہ خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے یا نبوت مل گئی۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ''صراط مستقیم فقط دین اسلام ہے اور اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے، اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے''۔(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3 روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 557-558)

یعنی کہ اب جو کچھ بھی ملنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ملنا ہے۔ اور آپؐ پر ہی نبوت کامل ہوتی ہے آپؐ کی تعلیم سے ہی جو اندھیرے ہیں وہ دُور ہوتے ہیں اور روشنی ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی اسی سے ملتا ہے۔ حقیقی نجات بھی اسی سے ملنی ہے اور دل کی گندگیاں اسی سے صاف ہونی ہیں جو تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

''ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کے لئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے۔ اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپؐ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا اور پھر آپؐ کے ظہور سے وہ تاریکی نُور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپ ظاہر ہوئے، آپؐ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جن کی نظیر دنیا کے کسی حصے میں پائی نہیں جاتی۔ یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ہے کہ آپ ایک ایسے زمانے میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپؐ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی آداب سکھلائے''۔ جو وحشی قوم تھی اور جانوروں کی طرح زندگی گزارنے والے تھے ان کو انسانی آداب سکھلائے۔

''یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا'' یعنی جانور کو انسان بنایا ''اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعے اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔ اور ختم نبوت آپ پر نہ صرف زمانے کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اور چونکہ آپؐ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپؐ کی شریعت صفات جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی۔ اور آپؐ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں۔ اور آپؐ کی نبوت عامہ کا کوئی حصہ بخل کا نہیں بلکہ وہ ابتداء سے تمام دنیا کے لئے ہے''۔(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 206-207)

یہ ہے جماعت احمدیہ کی تعلیم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان آج تک قائم ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نئی شریعت، نئی کتاب نہ آئے گی، نئے احکام نہ آئیں گے''۔ اور یہ کہتے ہیں کہ نئی شریعت لے آئے اور مرزا غلام احمد کو بالا سمجھتے ہیں۔

''یہی کتاب اور یہی احکام رہیں گے۔ جو الفاظ میری کتاب میں نبی یا رسول کے میری نسبت پائے جاتے ہیں اس میں ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاویں۔ بلکہ منشاء یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی ضرورت حقہ کے وقت کسی کو مامور کرتا ہے تو ان معنوں سے کہ مکالمات الٰہیہ کا شرف اس کو دیتا ہے''۔ یعنی اس سے بولتا ہے۔ ''اور غیب کی خبریں اس کو دیتا ہے اس پر نبی کا لفظ بولا جاتا ہے''۔ جس سے بھی زیادہ تر اللہ تعالیٰ بولے گا، کلام کرے گا اس پر نبی کا لفظ بولا جاتا ہے۔ ''اور وہ مامور نبی کا خطاب پاتا ہے۔ یہ معنی نہیں ہیں کہ نئی شریعت دیتا ہے یا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نعوذ باللہ منسوخ کرتا ہے''۔ یہ الزام ہم پر لگا رہے ہیں۔ ''بلکہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی سچی اور کامل اتباع سے ملتا ہے اور بغیر اس کے مل سکتا ہی نہیں''۔(الحکم 10/جنوری 1904ء، صفحہ 2)

پس جب دعویٰ کرنے والا دوٹوک الفاظ میں کہہ رہا ہے کہ میں سب کچھ اس سے حاصل کر رہا ہوں اور اس کے بغیر کچھ بھی مل نہیں سکتا۔ اور اس کے ماننے والے بھی اس یقین پر قائم ہیں کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق ہے تو پھر افتراء اور جھوٹ پر مبنی باتیں سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ مسلمانوں میں بے چینی پیدا کی جائے۔ اور ایسے لوگ ہمیشہ سے کرتے رہے ہیں۔ فتنہ پیدا کرنے کے علاوہ یہ شیطانی قوتوں کو (شیطان تو ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے) حسد کی آگ ان کو جلاتی رہتی ہے۔ یہ جماعت کی ترقی دیکھ نہیں سکتے ان کی آنکھوں میں جماعت کی ترقی کھٹکتی ہے۔ اور چاہے یہ جتنی مرضی گھٹیا حرکتیں کر لیں پہلے بھی یہ کرتے آئے ہیں اور آئندہ بھی شاید کرتے رہیں گے اس قسم کے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے، شیطان نے تو قائم رہنا ہے یہ ترقی ان کی گھٹیا حرکتوں سے رکنے والی نہیں ہے۔ انشاء اللہ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں کہ:

''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا، نجوم میں نہیں تھا، قمر میں نہیں تھا، آفتاب میں بھی نہیں تھا، وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا''۔ نہ زمینی چیز میں تھا اور نہ آسمان میں تھا۔ ''صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں''۔ ان ماننے والوں کو جتنا جتنا کسی کا ایمان تھا اس کے مطابق دیا گیا۔ ''اور امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی اور جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے''۔ کہ تمام جو انسان کے حصے ہیں عقل ہے، علم ہے اور دوسرے حواس ہیں ان کی جو اعلیٰ طاقت ہے، اعلیٰ معیار ہے وہ انسان کامل کو ملا۔ ''اور پھر انسان کامل برطبق آیت ﴿اِنَّ اللّٰـهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾۔(سورۃ النساء آیت:59)''۔ یعنی اس انسان کامل نے اس آیت کے مطابق کہ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔ ''اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے''۔

اور فرماتے ہیں کہ ''...... یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی نبی امی، صادق و مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160-162)

پس یہ لوگ جو اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق سمجھتے ہیں اور ہم پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان سے بالا سمجھتے ہیں۔ یہ بتائیں، ان کے تو مقصد ہی صرف یہ ہیں کہ ذاتی مفاد حاصل کئے جائیں ان کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ یہ اپنے علماء میں سے کسی ایک کے منہ سے بھی اس شان کیا، اس شان کے لاکھویں حصے کے برابر بھی کوئی الفاظ ادا کئے ہوئے دکھا سکیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے ہیں۔ یہ اس عاشق صادق کے الفاظ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت کے بارے میں جسے تم لوگ جھوٹا کہتے ہو۔ اس شخص کی تو ہر حرکت و سکون اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تھا۔ یہ گہرائی یہ فہم، یہ ادراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا کبھی کہیں اپنے لٹریچر میں تو دکھاؤ جس

طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور جماعت کی ہمیشہ یہی تعلیم ہے اور اس پر چلتی ہے کہ ہم قانون کے اندر رہتے ہوئے برداشت کر لیتے ہیں ۔

" فرمایا کہ "ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے۔مگر جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو برے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ہیں ان سے ہم کیونکر صلح کریں۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے"۔

(پیغام صلح روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 459)

تو یہ ہے ہماری تعلیم۔یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دی ہوئی تعلیم ہے اور یہ ہے ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی بھڑکائی ہوئی آگ اور اس کا صحیح فہم اور ادراک جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیا۔اس کے بعد بھی یہ کہنا کہ نعوذ باللہ خاکے بنانے کے سلسلے میں اخبار اور حکومت ڈنمارک کو احمدیوں نے Encourage کیا تھا۔اس کے بعد انہوں نے خاکے شائع کئے۔تو ان لوگوں پر سوائے اللہ تعالیٰ کی لعنت کے اور کچھ نہیں ڈالا جا سکتا۔

اب دوسری بات یہ ہے کہ جہاد کو منسوخ کر دیا ہے۔اُس نے پہلی بات یہ لکھی ہے لیکن اہم وہ بات تھی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ نبی نہیں مانتے یا ان کی تعلیم اب منسوخ ہو گئی ہے۔دوسری بات اس نے جہاد کی منسوخی کی لکھی ہے اس بارے میں مسلمانوں کے اپنے لیڈر گزشتہ دنوں میں جب اُن پر پڑی ہے اور جن طاقتوں کے یہ طفیلی ہیں اور جن سے لے کر کھاتے ہیں انہوں نے جب ان کو دبایا تو انہیں کے کہنے پر یہ بیان دے چکے ہیں کہ یہ جو آج کل جہاد کی تعریف کی جاتی ہے اور یہ کہ بعض مسلمان تنظیمیں آئے دن حرکتیں کرتی رہتی ہیں یہ جہاد نہیں ہے اور اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔اخباروں میں ان لوگوں کے بیان چھپ چکے ہیں۔جماعت احمدیہ کا تو پہلے دن سے ہی یہ مؤقف ہے اور یہ نظریہ ہے اور یہ تعلیم ہے کہ فی زمانہ ان حالات میں جہاد بند ہے اور یہ عین اسلامی تعلیم کے مطابق ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بزرگ صحابہ کی لڑائیاں یا تو اس لئے تھیں کہ کفار کے حملے سے اپنے تئیں بچایا جائے اور یا اس لئے تھیں کہ امن قائم کیا جائے۔اور جو لوگ تلوار سے دین کو روکنا چاہتے ہیں ان کو تلوار سے پیچھے ہٹایا جائے۔مگر اب کون مخالفوں میں سے دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے۔اور مسلمان ہونے والے کو کون روکتا ہے اور مساجد میں بانگ دینے سے کون منع کرتا ہے"۔

یعنی اذان دینے سے کون منع کرتا ہے۔صرف پاکستان میں احمدیوں کو ہی منع کیا جا رہا ہے۔لیکن اس کے باوجود ہم خاموش ہیں،ہم نے تو کوئی شور نہیں مچایا۔بغیر اذان کے نماز پڑھ لیتے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

"بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم میں مسیح موعود کی شان میں صاف حدیث موجود ہے کہ یَضَعُ الْحَرْبَ یعنی مسیح موعود لڑائی نہیں کرے گا۔تو پھر کیسے تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف تو آپ اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ صحیح بخاری قرآن شریف کے بعد اصح الکتب ہے،اور دوسری طرف صحیح بخاری کے مقابل پر ایسی حدیثوں پر عقیدہ کر بیٹھتے ہیں جو صریح بخاری کی حدیث کی منافی پڑی ہے"۔(حوالہ)

پس یہ جماعت احمدیہ کا نظریہ ہے اور قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔اور ببانگ دہل کھلے طور پر ہم یہ اعلان کرتے ہیں،کہتے ہیں اور کہتے رہے ہیں کہ اب یہ لوگ جو جہاد جہاد کرتے پھر رہے ہیں جس کی آڑ میں سوائے دہشت گردی کے کچھ نہیں ہوتا یہ جہاد نہیں ہے اور سراسر اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

ابھی کل ہی کراچی میں جو خودکش حملہ ہوا ہے یہی لوگ ہیں جو اسلام کو بدنام کر رہے ہیں۔پھر ایسے حملے میں اپنے ملک کی معصوم جانیں بھی یہ لوگ لے لیتے ہیں۔یہ غلط حرکتیں کر کے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے انکاری تو یہ لوگ خود ہو رہے ہیں۔احمدی تو آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا میں پہنچانے کا جہاد کر رہے ہیں۔کون ہے ان لوگوں میں سے جو اسلام کے پیغام کو اس طرح دنیا کے کونے کونے میں پہنچا رہا ہو۔ہاں تمہاری اس دہشت گردی اور اسلام کو بدنام کرنے والی جو جہادی کوششیں ہیں ان میں احمدی نہ کبھی پہلے شامل ہوئے ہیں اور نہ آئندہ ہوں گے۔بہر حال یہ جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کی مذموم کوششیں ہیں،ہوتی رہی ہیں۔

تو اس اخبار کو بھی میں کہتا ہوں،ان کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ وہ ملک نہیں ہے جہاں قانون کی حکمرانی نہ ہو،پاکستان کی طرح کہ اگر مُلّاں کی مرضی ہو گی یا ان کی مرضی ہو گی قانون پہ عملدرآمد ہو جائے گا اور انصاف نہیں ہو گا۔بہر حال کچھ نہ کچھ حد تک ان لوگوں میں انصاف ہے۔ہم سارے کوائف اکٹھے کر رہے ہیں،رپورٹس منگوا رہے ہیں۔یہ خبر دے کر اس افسر کے حوالے سے کہ ڈنمارک کے افسر نے کہا ہے کہ احمدیوں کی یقین دہانی پر کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم منسوخ ہو گئی ہے ہم نے یہ کارٹون شائع کئے تھے گویا ڈنمارک کی حکومت پر بھی اس سے الزام ثابت ہو رہا ہے کہ وہاں کی حکومت بھی اس کام میں ملوث ہے۔جبکہ وہاں کے وزیر اعظم شور مچا رہے ہیں،کئی دفعہ بیان دے چکے ہیں کہ یہ اخبار کا کام ہے ہم اس کو ناپسند کرتے ہیں لیکن آزادی صحافت کی وجہ سے کچھ کہہ نہیں سکتے۔آزادی صحافت کیا چیز ہے،کیا نہیں وہ ایک الگ معاملہ ہے۔لیکن بہر حال وہ اس چیز سے انکاری ہیں اور یہ اخبار کہہ رہا ہے کہ نہیں حکومت اس میں شامل ہے۔تو اس خبر کے خلاف تو ڈنمارک کی حکومت بھی کارروائی کا حق رکھتی ہے۔آج کل جبکہ مسلمان دنیا میں ڈنمارک کے خلاف آگ بھڑکی ہوئی ہے اس اخبار نے ایک من گھڑت خبر شائع کر کے ان کے حوالے سے شائع کی ہے یہ تو مزید اس آگ کو تیل دینے والی بات ہے،ہوا دینے والی بات ہے۔ہم نے جو ان سے رابطے کئے ہیں ڈنمارک کی اعلیٰ سیکیورٹی ایجنسی کے افسر نے تو صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے،تردید کی ہے کہ بالکل کبھی اس طرح نہیں ہوا اور نہ کوئی ہمارے پاس ایسی خبر ہے۔بہر حال وہ کہتے ہیں ہم مزید تحقیق کریں گے اس سے مزید باتیں کھل جائیں گی۔پہلے انہوں نے اخبار میں یہ خبر لکھی کہ اس کی ویڈیو ٹیپ ہمارے پاس ہے لیکن ہم نے جو اپنے رابطے کئے تو اب یہ کہنے لگے ہیں کہ نہیں ویڈیو ٹیپ نہیں آڈیو ٹیپ ہے۔تو جیسا کہ میں نے کہا کہ جھوٹ کے کوئی پاؤں نہیں ہوتے۔یہ اپنے بیان بدلتے رہیں گے۔اور یہی پاکستانی صحافت کا یا اس صحافت کا جس پر پاکستانی اثر ہے،حال ہے۔

لیکن بہر حال میں یہ بتا دوں کہ بات اب یہاں اس طرح ختم نہیں ہو گی۔ہم پر یہ جو اتنا گھناؤنا الزام لگایا ہے اور ان حالات میں احمدیوں کے خلاف جو سازش کی گئی ہے ہم اس کو جہاں تک یہاں کا قانون ہمیں اجازت دیتا ہے انشاء اللہ انجام تک لے کر جائیں گے تاکہ مسلمانوں کو،کم از کم ان مسلمانوں کو جو شریف فطرت لوگ ہیں،ان نام نہاد پڑھے لکھے لوگوں کے اخلاقی معیار کا پتہ لگ سکے۔ہم پر تو ہمیشہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا گھناؤنے الزام لگائے جاتے رہے ہیں لیکن ہم ہمیشہ صبر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد،اس تعلیم کو سامنے رکھتے رہے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

"میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اس حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے شامل حال ہو گی کہ ہم صراط مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں۔قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بناویں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں۔نہ صرف قال سے۔اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے۔اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہو گا"۔انشاء اللہ

(الحکم 24/ستمبر 1904،صفحہ نمبر 4)

اللہ ہمیں ہمیشہ اس نصیحت کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیتا رہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے اور ان بد فطرتوں کو اب عبرت کا نشان بنائے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
ادوا زکوتکم
(اپنی زکوۃ ادا کیا کرو)
منجانب
طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

انسانی اقدار کا قیام، آزادیٔ ضمیر اور مذہبی رواداری کے آئینہ میں

(از۔ حافظ مظفر احمد ربوہ)

انسان فطرتاً آزاد پیدا ہوا ہے۔ اور ہمارے خالق و مالک نے ہمیں غور و فکر کیلئے دل و دماغ اور بولنے کیلئے زبان عطا کر کے اپنی رائے اور عقیدے کے اختیار و اظہار کا حق بخشا مگر انسان خود ہی یہ حق پامال کرتا رہا ہے۔ آج سے ڈیڑھ ہزار سال پہلے بھی کچھ ایسا ہی نقشہ تھا۔ ایک طرف عیسائی رومن ایمپائر اور زرتشتی سلطنت ایران باہم برسرِ پیکار تھیں تو دوسری طرف یہود و نصاریٰ باہم دست بگریبان تھے۔ تب فاران کی چوٹیوں سے ایک شہزادہ امن حقوق انسانی کا علمبردار بن کر اترا۔ یہ تھے حضرت محمد مصطفیٰؐ آپؐ نے یہود و نصاریٰ کو دعوت دیتے ہوئے فرمایا۔ تعالوا الی کلمة سوآء بیننا و بینکم آؤ کم از کم ہم اپنی اُن مشترک نیک قدروں پر اکٹھے ہو کر باہم تعاون کریں جن میں ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی بھی اختلاف نہیں ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اپنے میں سے کسی کو اللہ کے سوا ''ربّ'' کا مقام نہ دے۔ فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون اور اگر تم یہ دعوت قبول نہ کرو تو پھر گواہ رہنا ہم مسلم ہیں۔ یعنی اس پیشکش کے ذریعہ ہم نے مصالحت کی ابتداء کر دی ہے۔ اگر اس دعوت صلح کو قبول کیا جاتا تو آج دنیا میں جبر و تشدد کی بجائے امن کا راج ہوتا۔

سامعین کرام! بانی اسلام نے مذہبی رواداری کا آغاز اس تاریخی اعلان سے کیا کہ دنیا کے تمام مذاہب اور ان کے پیشوا سچے تھے۔ ان کی تعلیمات خدا کی طرف سے تھیں۔ چنانچہ مسلمان ان تمام گزشتہ پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں جن کی تعلیم زیادہ خالص اور اکمل طور پر حضرت محمد مصطفیٰؐ نے اپنے عملی نمونہ کے ساتھ پیش فرمائی (بقرہ 286 سورۃ فاطر 25)

مصالحتی فارمولے کا دوسرا اصول ولا يتخذ بعضنا بعضاً ارباباً ہے کہ انسان کو انسان رہنے دو۔ اسے خدا نہ بناؤ اور اپنے مفادات کی خاطر انسانی قدریں پامال نہ کرو۔

بانیٔ اسلام نے انسانی قدروں کی بحالی کا عملی نمونہ بھی دکھایا۔ آپؐ نے دیگر اہل مذاہب کی نیک انسانی اقدار دیانت و امانت وغیرہ کی تعریف کی۔ (آل عمران 76) اور اعلان فرمایا کہ یہود و نصاریٰ میں بھی عہد کے پابند اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے اور عبادت پر قائم ایسے لوگ ہیں جو نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں (آل عمران: 114 تا 116)

دیگر مذاہب کے ایسے لوگ جنہیں پیغام اسلام نہیں پہنچایا سمجھ نہیں آیا۔ انہیں آپ نے یہ نوید سنائی کہ وہ اپنے رب سے نیک اعمال کا اجر پائیں گے اور ان پر کوئی خوف اور غم نہ ہوگا۔ (بقرہ 63)

حضرات! اس تمہید سے ظاہر ہے کہ حقوق انسانی اور مذہبی آزادی و رواداری کیلئے تاریخ عالم میں پہلی مہم شروع کرنے والے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ جنہوں نے آج سے پندرہ سو برس قبل اُس وقت یہ حقوق قائم کر دکھائے جب Atlantic Treaty کا کوئی تصور تھا نہ UNO کے ہیومن رائیٹس چارٹر کا۔ نہ Magna Carta وجود میں آیا تھا اور نہ رُوسو کا معاہدہ عمرانی Social Contract

ہاں اس وقت بانی اسلام نے حقوق انسانی کے قیام کیلئے یہ اعلان کیا کہ میری آمد سے ملک و قوم، رنگ و نسل اور زبان کے تمام امتیازات کا خاتمہ ہے میں کسی قوم کی طرف نہیں، تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ ایک عالمگیر رسول!!

بانیٔ اسلام کے ذریعہ ہی پہلی بار مساوات انسانی کا یہ اعلان بھی ہوا کہ اے دنیا کے انسانو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے گروہ اور قبائل پہچان کیلئے بنائے ہیں۔ آج سے ذات پات اور نسلی امتیازات کالعدم ہیں۔ آئندہ عزت و فضیلت محض خوبی اور خداترسی سے ہوا کرے گی۔ (الحجرات)

فتح مکہ کے موقع پر پہلی آزاد اسلامی ریاست قائم کرتے ہوئے کھول کر سنا دیا گیا کہ لا فضل للعربی علی عجمی کسی عربی کو عجمی اور عجمی کو عربی پر کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔ سب آدم کی اولاد اور انسان ہیں۔

اسی روز رسول اللہ نے ہر انسان کی جان و مال اور عزت کے بنیادی حقوق انسانی کی حفاظت مسلمانوں کی اولین ذمہ داری قرار دی اور انہی حقوق انسانی کی خاطر آپ نے عمر بھر جہاد کیا۔

حضرت خدیجہؓ نے آپؐ پر پہلی وحی کے موقع پر سچ ہی تو کہا تھا کہ اے معصوم شہزادے آپ کی تو ساری زندگی خدمت انسانی سے عبارت ہے۔ آپ کو خدا کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

یہ محمد مصطفیٰؐ ہی تھے جو اپنے دعویٰ نبوت سے پہلے ہی شرفائے مکہ کے ساتھ مظلوموں کی مدد کے معاہدے ''حلف الفضول'' میں شامل ہوئے اور دعویٰ نبوت کے بعد آپ نے اپنے جانی دشمن سردار مکہ ابوجہل سے بھی ایک مظلوم تاجر کا حق دلانے سے گریز نہ کیا اور اس اجنبی کے مدد مانگنے پر بلاخوف و خطر سیدھا ابوجہل کے دروازے پر جا دستک دی اور نہیں ٹلے جب تک اس مظلوم کو ابوجہل سے حق مل نہ گیا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ مستحق اور ضرورت مند کو دیکھ کر بے چین ہو جاتے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ میں کچھ لوگ آئے جن کے جسم پر لباس تھا نہ پاؤں میں جوتے اور فاقہ سے بری حالت تھی۔ رسول اللہؐ ان کی فوری امداد کے لئے بے قرار ہو کر پہلے اپنے گھر گئے پھر صحابہ کو جمع کر کے امداد کی مؤثر تحریک کی۔ تھوڑی ہی دیر میں غلے کے دو ڈھیر جمع ہو گئے۔ غرباء کی ضرورت پوری ہوتی دیکھ کر رسول اللہ کا چہرہ خوشی سے یوں دمکنے لگا جیسے سونے کی ڈلی۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عظمت انسانیت کا عملی درس دیتے ہوئے غیر مذاہب کے مردوں کا بھی احترام کیا اور نئی اخلاقی قدریں قائم فرمائیں۔ یہودِ مدینہ کی تمام تر زیادتیوں کے باوجود شہر مدینہ میں یہ عجیب واقعہ ہوا کہ کسی یہودی کا جنازہ آتا تھا رسول کریمؐ احتراماً کھڑے ہو گئے۔ صحابہؓ نے وضاحت کی کہ یا حضرت! یہ کسی مسلمان کا نہیں یہودی کا جنازہ ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہودی انسان نہیں ہوتے۔؟

پس اے دنیا کے انسانو! درود بھیجو اس محسن پر جس نے انسانیت کا شرف قائم کیا۔ چنانچہ حضرت یعلیٰؓ بن مرہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے نبی کریمؐ کے ساتھ کئی سفر کئے۔ ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ آپؐ نے کسی انسان کی نعش بے گور و کفن پڑی دیکھی اور اسے دفن نہ کروایا ہو۔ آپؐ نے کبھی نہیں پوچھا کہ یہ کافر تھا یا مسلمان؟

آج اپنے ہی کلمہ گو بھائیوں کی نعشیں قبرستانوں سے اکھیڑ کر ان کی بے حرمتی کرنے والوں کو سوچنا چاہئے کہ وہ اس عظیم رسول کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ جس نے غیر مذاہب کے مردوں کا ایسا احترام کر دکھایا کہ عرش الٰہی پر فرشتے بھی یہ نعرے لگاتے ہوں گے انسانیت زندہ باد محسن انسانیت زندہ باد

حضرات مذہبی رواداری کا پہلا قدم آزادی ضمیر و اظہار عقیدہ کا انسانی حق تسلیم کرنا ہے۔ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں ایسی تعلیم پیش فرمائی کہ ہر انسانی فطرت اس کا اقرار کرتی ہے۔

آپ نے اعلان فرمایا تمہارے رب کی طرف سے مکمل سچائی آچکی ہے۔ من شآء فليؤمن۔ اب ماننا نہ ماننا تمہارے اختیار میں ہے۔ اسی طرح فرمایا لا اکراه فی الدین (البقرہ: 257) یعنی آج سے دین کے معاملہ میں ہر قسم کے جبر و تشدد کا خاتمہ ہے۔

بانی اسلام نے ہمیشہ ان اصولوں کی پاسداری کر کے دکھائی۔ جب یہود بنو نضیر کو اپنی عہد شکنی کی وجہ سے مدینہ چھوڑنا پڑا تو انصار مدینہ کے کئی بچے ان کے پاس پرورش پاتے ہوئے یہودی ہو چکے تھے۔ انصار نے کہا کہ جب ہم یہود کے دین کو بہتر سمجھتے تھے تب یہ بچے یہود کے حوالے کئے تھے۔ اب مسلمان ہو کر ہم اپنی اولاد کو یہودی نہیں رہنے دیں گے۔ مگر نبی کریمؐ نے یہ فیصلہ سنایا کہ دین میں جبر نہیں اس لئے بچوں پر زبردستی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور یوں اپنے جگر گوشوں کی قربانی دے کر بھی آپؐ نے آزادیٔ مذہب کے اُصول کی حفاظت فرمائی۔

حضرات! اسلام ہر مذہب کے لوگوں کو تبلیغ کا حق دیتا ہے۔ چنانچہ بانیٔ اسلام نے یہ اعلان بھی کیا کہ لكم دينكم ولی دين۔ (الکافرون: 7) یعنی اے کافرو! جس طرح تمہیں اپنے دین پر قائم اور عمل پیرا رہنے اور اُسے پھیلانے کا حق ہے اسی طرح ہمیں اپنے دین پر قائم رہنے اور اسے پھیلانے کا برابر کا حق حاصل ہے۔

رسول کریمؐ نے اپنے مدمقابل مذاہب کی تبلیغ سننے سے بھی کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ ہمیشہ مخالفین کو اپنی صداقت کے دلائل پیش کرنے کیلئے کھلے دل سے دعوت دی کہ هاتوا برهانكم ان كنتم صادقين (البقرہ: 112، النمل: 65) کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔

آزادی ضمیر و مذہب اور رواداری کی اسلامی تعلیم کے مطابق پہلی اسلامی ریاست مدینہ میں یہود کو مکمل مذہبی آزادی دی گئی۔ چنانچہ رسول اللہؐ نے میثاق مدینہ میں یہود کو ان کے دین اور اموال پر قائم رہنے کا اختیار دیا اور مسلمانوں اور یہود کو دوسرے لوگوں سے جدا امت واحدہ قرار دیا۔

مذہبی آزادی کی یہ ضمانت ان الفاظ میں دی للیهود دینهم وللمسلمین دینهم کہ یہود کو اپنے مذہب اور مسلمانوں کو اپنے دین کی مکمل آزادی ہوگی

فی الواقعہ میثاقِ مدینہ آج سے ڈیڑھ ہزار سال قبل دی گئی مذہبی آزادی کی حیرت ناک مثال ہے۔ مدینہ میں یہود کی مذہبی درسگاہ میں بدستور ان کے احبار و علماء تیار ہوتے تھے جن کا کام یہودی مذہب کی تبلیغ تھا۔ مدینہ کی روادارانہ فضا میں یہود رسول کریمؐ کی مجلس میں آکر علمی و مذہبی سوال پوچھتے اور رسول کریمؐ ان کی مذہبی درسگاہ میں جا کر ان کے علماء پر اسلام کی حقانیت ظاہر

فرماتے۔اسی طرح عیسائیوں کے ساتھ بھی ان کے مذہبی حقوق تسلیم کرتے ہوئے برابری کی سطح پر تبلیغی خطوط اور گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔ یہاں تک کہ نجران سے عیسائیوں کے لارڈ بشپ نے آکر رسول اللہؐ سے آزادانہ مناظرہ کیا۔آپؐ نے بخران کے نصاری سے نہایت درجہ رواداری کا سلوک کیا۔

اور جب مسجد نبوی میں دورانِ گفتگو ان کی عبادت کا وقت ہوگیا نبی کریمؐ نے انہیں مسجد نبوی میں اُن کے طریق کے مطابق نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی اور انہوں نے اپنے طریق پر مشرق کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی۔

رسول اللہؐ نے ہر مذہب کو اس کے طریق عبادت میں بھی آزادی دی کہ کوئی کسی کو مجبور نہیں کرسکتا کہ وہ قائل ہوئے بغیر کسی دوسرے مسلک کا طریق عبادت اختیار کرے۔اس لئے فرمایا میں اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کرتا ہوں (اے کافرو!) تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو۔ (سورۃ الکافرون)

حضرات! مذہبی لوگ اپنے معابد کے ساتھ عقیدت و احترام کے جذبات رکھتے ہیں۔ مذہبی رواداری کے فقدان کے باعث دنیا میں معابد کی بھی بے حرمتی ہوتی رہی ہے۔مگر بانیٔ اسلام نے مسلمانوں کو صرف اپنی مساجد کی حفاظت کا ہی حکم نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ وہ دیگر مذاہب کے عبادت خانوں عیسائیوں کے گرجوں اور یہود کے معابد کی بھی حفاظت کریں۔ (الحج 41)

آج مذہب کے نام پر ایک دوسرے کے معابد گرانے والوں کیلئے اس میں گہرا سبق ہے چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے معاہدہ میں انہیں مکمل مذہبی آزادی دیتے ہوئے تحریر کیا کہ" مسلمان ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کریں گے۔کوئی گرجا گرایا نہیں جائے گا کسی پادری کو بے دخل کیا جائے گا نہ انہیں ان کے دین سے ہٹایا جائے گا اور نہ ان پر کوئی ظلم یا زیادتی ہوگی"

نبی کریمؐ نے سینٹ کیتھرائن متصل کوہ سینا کے راہبوں اور عیسائیوں کو بھی ایک تاریخی امان نامہ دیا۔ جسے آزادیٔ ضمیر اور مذہبی رواداری کے شاہکار کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔

اس امان نامے میں عیسائیوں ان کے معابد خانقاہوں، پادریوں، راہبوں وغیرہ کے تمام حقوق حتی کہ سیاحوں اور مسافر خانوں تک کی مکمل حفاظت کی ضمانت ان الفاظ میں دی گئی ہے کہ

" ان معاہدین کے عقائد و رسوم مذہب کا تحفظ میری ذمہ داری ہے۔ یہ لوگ خشکی و تری اور شرق و غرب کے کسی حصہ میں کیوں نہ ہوں مسلمانوں کا ہر فرد اس امان نامہ کا پابند ہے"۔

آج کے عیسائی مؤرخین بھی یہ معاہدہ انصاف و رواداری دیکھ کر ششدر ہیں چنانچہ مسٹر کرسٹن اپنی کتاب World Faith میں ان معاہدات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"Has any conquering race or faith given to its subject nationalities a better guarantee than is to be found in these words of the prophet?

یعنی کیا دُنیا میں کسی فاتح قوم یا مذہب نے اپنی مفتوح قوموں کو اس سے بڑھ کر تحفظات کی ضمانت دی ہے جو ہادیٔ اسلام ﷺ کے ان الفاظ میں موجود ہے؟ پھر لکھتے ہیں دنیا کے کسی مذہب میں اس سے زیادہ روادارانہ اور حقیقی طور پر برادرانہ تعلیم تلاش کرنا مشکل ہے اٹلانٹک چارٹر میں تو آج مذہبی آزادی اور دہشت و ہراس سے نجات کو انسانی حقوق میں شامل کیا گیا ہے۔لیکن اٹلانٹک چارٹر سے بھی تیرہ سو سال پیشتر محمدؐ نے مفتوح یہودی اور عیسائی قبائل سے جو معاہدات کئے ان میں مذہبی عبادات کی آزادی اور ان کی خودمختاری کو تسلیم کیا گیا تھا۔

سامعین کرام! آزادیٔ ضمیر کے حق کا دوسرا نام مذہبی رواداری ہے کہ اختلاف عقیدہ کے باوجود مختلف مذاہب کا وجود برداشت کرتے ہوئے ان کے مذہبی و معاشرتی حقوق معروفہ ادا کئے جائیں۔ مذہبی اختلاف کے نتیجہ میں معاشرتی تعلقات محدود یا ختم ہوکر رہ جاتے ہیں۔دیگر اقوام کی طرح اسلام غیر مذاہب سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ان کے ساتھ عدل و احسان کے تعلقات کا حکم دیتا ہے اسلام حسن معاشرت کے طور پر اہل کتاب کا کھانا کھانے اور ان کی پاکدامن عورتوں سے شادی کرنے کی بھی اجازت دیتا ہے (المائدہ:۵) اللہ تعالیٰ ان مومنوں کی تعریف کرتا ہے جو بلا امتیاز مذہب و ملت محض خدا کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کا خیال رکھتے اور بے لوث خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوکر انہیں کھانا مہیا کرتے ہیں۔

ہمارے نبیؐ نے تو جنگی جرائم کا ارتکاب کرنے والے اور میدان جنگ سے گرفتار کئے جانے والے غیر مسلم قیدیوں کے بارے میں بھی یہ تعلیم دی کہ جو خود کھاؤ انہیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو وہ انہیں بھی پہناؤ۔ چنانچہ سر ولیم میور نے بھی تسلیم کیا ہے کہ مسلمان خود بھوکے رہ کر بھی اپنے غیر مسلم جنگی قیدیوں کو کھانا مہیا کرتے تھے۔رسول کریمؐ ہمیشہ یہود و نصاریٰ سے حسن سلوک فرماتے رہے۔اپنے یہودی غلام کی عیادت کے لئے اس کے گھر تشریف لے گئے۔خیبر کی اس یہودیہ کی بھی دعوت قبول فرمائی جس نے کھانے میں زہر ملا دیا تھا۔وہ اہل طائف جنہوں نے آپ کو سفر طائف میں پتھر مار مار کر لہولہان کیا تھا اور آپ نے ان کیلئے ہدایت کی دعا کی تھی 10ھ میں ان کے مدینہ آنے پر آپؐ نے بعض اصحاب کی مخالفت کے باوجود انہیں مسجد نبوی میں ٹھہرا کر ان کی خاطر تواضع کا ایسا اہتمام کروایا جیسے کوئی اپنے عزیز اور پیارے کیلئے کرواتا ہے" پس اسلام میں داخل کرنے کیلئے کبھی کوئی جبر وتشدد روا نہیں رکھا گیا۔یہی وجہ ہے کہ ایک عیسائی مصنف ایڈم میٹس کے بیان کے مطابق دیگر مذاہب کے لوگوں کا کثرت سے اسلام قبول کرنے کا اصل سبب اسلامی رواداری تھا۔

حضرات! مذہبی اختلاف کی بناء پر دنیا میں انصاف کا خون کیا گیا۔حتیٰ کہ آج کی مذہبی آزادی کی علمبردار مہذب کہلانے والی قوموں کا دامن بھی اس سے پاک نہیں۔مگر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے دشمن کے ساتھ بھی عدل و انصاف کی یہ خوبصورت تعلیم دی کہ اے مومنو! اللہ کی خاطر انصاف کے ساتھ گواہی دینے کے لئے مضبوطی اور استقامت سے قائم ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف کا دامن چھوڑ دو۔تم عدل سے کام لو کیونکہ تقویٰ کے سب سے قریب ترین چیز عدل ہے (سورۃ المائدہ:۹) اور ہمارے نبیؐ کی ساری زندگی اس تعلیم کی خوبصورت تصویر تھی۔

چنانچہ مدینے کے یہودی اپنے فیصلے رسول اللہؐ سے کرواتے تھے۔مدینے میں عدل گستری کا یہ واقعہ بھی ہوا کہ مسلمان کے خلاف یہودی قرض خواہ کے مقدمہ میں رسول اللہؐ نے یہودی کے حق میں ڈگری دی اور مسلمان نے باوجود نامساعد حالات کے اپنے تن کے کپڑے فروخت کر کے قرض ادا کر دکھایا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروؤں کو مذہبی مخالفین کے جذبات کا احترام کرنے کی اس حد تک تلقین فرمائی کہ وہ مشرک جو پتھر کے بے جان بتوں کو اس کائنات کا خالق و مالک سمجھتے تھے ان کے بارے میں فرمایا کہ انہیں بھی برا بھلا نہ کہو تا کہ ان کی دل شکنی نہ ہو۔

رسول کریمؐ نے اپنے جذبات کی قربانی دے کر مذہبی پیشواؤں کی عزت قائم کی اور غیر مذاہب کے جذبات کے احترام کا نہایت حسین نمونہ پیش فرمایا۔ ایک یہودی نے جب حضرت موسیٰ کی رسول اللہؐ پر فضیلت کے بارے میں جھگڑا کیا تو فرمایا" گزشتہ انبیاء بشمول حضرت موسیٰؑ پر میری فضیلت کا ذکر اس طور سے نہ کیا کرو جس سے دوسروں کی دلآزاری ہو"

حضرات! مخالفت کی دنیا میں بدسلوکی کے مقابلہ میں جوابی انتقامی کاروائی کے نمونے تو عام ملتے ہیں۔مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نئے نمونے کی بنیاد ڈالی اور وہ تھا ظلم وستم کرنے والوں سے نیکی اور احسان کا سلوک۔

اہل مکہ نے رسولؐ اللہ اور آپ کے اصحاب پر مار پیٹ قید، بائیکاٹ قتل اور جلاوطنی کے جو ظلم روا رکھے۔ یہ سب تاریخ کا کھلا ورق ہیں لیکن جب رسولؐ اللہ کو مکہ سے نکالے جانے کے بعد ان ظالموں پر شدید قحط کا عذاب آیا تو یہ محمد مصطفیٰؐ تھے جنہوں نے ان کیلئے بے چین ہوکر دعائیں کیں یہاں تک کہ بارشوں سے قحط دور ہوا۔ پھر آپ نے قحط زدگان کی فوری ضروریات کیلئے مدینہ سے چندہ اکٹھا کر کے مکے بھجوایا"۔

اسی زمانہ میں یمامہ کے مسلمان سردار ثمامہ بن اثال نے قریش کی شرارتوں سے تنگ آ کر ان کا غلہ روک دیا تو رسول اللہؐ برداشت نہ کرسکے آپ نے ثمامہ کو خط لکھ کر قریش کا غلہ فوراً واگزار کردیا۔

حضرات! مذہبی رواداری کے علمبردار اور صلح اور امن کے ایسے سفیر پر یہ اعتراض کہ انہوں نے مذہبی جبر و تشدد روا رکھا کتنا بڑا ظلم ہے۔ اس جگہ ہم رسولؐ اللہ کی مذہبی رواداری کا وہ نمونہ پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو حدیبیہ میں پیش آیا۔ جب نبی کریمؐ چودہ سو صحابہ کے ساتھ طواف بیت اللہ کیلئے نکلے مگر مکہ سے نو میل دور حدیبیہ مقام پر انہیں روک دیا گیا۔اس وقت اہل مکہ کی کمر قحط اور جنگوں سے ٹوٹ چکی تھی۔ رسول اللہؐ چاہتے تو اپنے چودہ سو سر بکف مجاہدوں کے ساتھ جو حدیبیہ میں موت پر آپ کی بیعت کر چکے تھے بآسانی مکے داخل ہو سکتے تھے۔مگر آپ نے صلح کو فتح پر ترجیح دی اور قریش کے نمائندے سہیل کے ساتھ معاہدہ صلح لکھا جانے لگا۔وہ عجیب مشکل وقت تھا جب اہل مکہ نے احساسِ شکست کو چھپانے کیلئے معاہدہ کی ہر شرط پر ہٹ دھرمی سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی پہلے تو معاہدہ پر بسم اللہ کے الفاظ لکھے جانے پر ناجائز ضد کی گئی۔پھر محمد رسول اللہؐ کے الفاظ کاٹ کر محمد بن عبد اللہ لکھوایا گیا۔ پھر مسلمانوں کی خواہش کے برخلاف یہ شرط رکھی کہ مسلمان اس وقت بغیر طواف کے واپس چلے جائیں۔

پھر یہ تکلیف دہ شرط لکھوائی کہ مدینے کا جو شخص کافر ہوکر مکے آنا چاہے تو ٹھیک لیکن مکہ سے کوئی شخص مسلمان ہوکر مدینے نہ جاسکے گا اور اگر چلا گیا تو مسلمان اسے واپس کرنے کے پابند ہوں گے۔

ابھی معاہدہ پر دستخط نہ ہوئے تھے کہ سہیل کا بیٹا ابوجندل جو مسلمان ہوکر اپنے باپ کے پاس مظالم کا نشانہ بن رہا تھا۔ قید سے نکل کر زنجیریں اور بیڑیاں اُٹھائے اسلامی قافلے تک پہنچنے میں کامیاب ہوگیا۔سہیل نے اپنے بیٹے کی واپسی کے بغیر معاہدہ سے انکار کردیا۔ابوجندل نے اس کسمپرسی کے عالم میں اپنے آپ کو مسلمانوں کے سامنے زمین پر پھینک کر دہائی دی اور کہا مسلمانو! کیا اس حال میں مجھے دشمنوں کے حوالے کر جاؤ گے۔ مسلمانوں کیلئے وہ ایک کڑے امتحان اور شدید ابتلا کا وقت تھا۔ جب دکھی دلوں کے ساتھ مظلوم ابوجندل کو واپس کیا جارہا تھا۔مسلمانوں کے سینے اس وقت بھٹی کی آگ کی طرح دہک رہے تھے۔رسول اللہؐ کے ایک اشارے سے آج مکے کی اینٹ سے اینٹ بج سکتی تھی۔مگر آپؐ نے بظاہر ذلت آمیز شرائط قبول کر کے صلح کر لی اور صحابہ کو حکم دیا کہ یہیں میدان حدیبیہ میں اپنی

قربانیاں ذبح کر ڈالو اور تھوڑی ہی دیر میں حدیبیہ ایک قربان گاہ میں تبدیل ہو گیا۔

کہاں ہیں اسلام پر جارحیت کا الزام لگانے والے؟ وہ آئیں اور حدیبیہ کے میدان میں ذبح ہونے والی ان جانوروں کی قربانی کے ساتھ 1400 انسانی جذبات کی قربانی کا بھی مشاہدہ کریں کہ کس طرح قوت و طاقت کے باوجود مذہبی رواداری کی تاریخ میں ایک سنہری باب کا اضافہ کیا گیا کہ عرش کا خدا بھی کہہ اُٹھا انا فتحنالک فتحاً مبینا۔ کہ ہم نے تمہیں فتح مبین عطا کی ہے۔ بے شک اس وقت اپنے جذبات پر قابو پانا بھی ایک فتح تھی مگر بعد میں معاہدہ حدیبیہ اسلامی فتوحات کا سنگ میل اور فتح مکہ کی پہلی کڑی ثابت ہوا۔

ہاں مکے کی وہ عظیم فتح جو رسول اللہؐ کے اخلاق کی شاندار فتح بنکر ظاہر ہوئی اور جہاں تک اہل مکہ کے ظلم وستم کے جواب میں عفو اور احسان کا تعلق ہے۔ اس کا عدیم المثال نمونہ اس دن دیکھنے میں آیا۔ جب مکہ کے تمام ظالم اور سرکش بے بس ہو کر سر جھکائے آپ کے سامنے کھڑے تھے۔ آپ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا ''اے مکہ والو! اب تم خود ہی بتاؤ میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں'' یہاں ذرا ٹھہریئے اور دیکھئے رسول کریمؐ کن لوگوں سے مخاطب تھے؟ ان خون کے پیاسوں سے جن کے ہاتھ گزشتہ بیس سال سے مسلمانوں کے خون سے لالہ رنگ تھے۔ ہاں! مسلمان غلاموں کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹنے والے مسلمان عورتوں کو بے دردی سے ہلاک کرنے والے مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالنے والے خود ہمارے آقا مولا کو تین سال تک ایک گھاٹی میں قید کر کے اذیتیں دینے والے مسلمانوں پر حملہ آور ہو کر ان کی نعشوں کا حلیہ بگاڑنے والے آپ کے چچا حضرت حمزہ کا کلیجہ چبانے والے آپ کی صاحبزادی زینب پر قاتلانہ حملہ کرنے والے لیکن جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہیں کس سلوک کی توقع ہے تو کہتے ہیں۔ ''بے شک آج آپؐ جو چاہیں کر سکتے ہیں مگر آپؐ جیسے کریم انسان سے ہمیں نیک سلوک کی ہی امید ہے اس سلوک کی جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا''۔

مگر حضرات! رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان کی توقعات سے کہیں بڑھ کر ان سے حسن سلوک کیا۔ آپؐ نے فرمایا اذا ھبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم کہ جاؤ تم سب آزاد ہو میں تمہیں معاف کرتا ہوں اور اپنے رب سے بھی تمہارے لئے عفو کا طلب گار ہوں۔

اس عفو لاجواب کی حسین یادوں سے ایک نظارہ مشرکوں کے سردار عکرمہ بن ابی جہل کی معافی ہے۔ جو اپنے ناقابل معافی جرائم کی وجہ سے فرار ہو گیا۔ اس کی بیوی رسول کریمؐ سے امان نامہ کے ساتھ جب اسے واپس کے لے آئی تو حضرت محمد مصطفیٰؐ اپنے اس جانی دشمن کو خوش آمدید کہنے کیلئے پہلے تو کھڑے ہو گئے۔ پھر اپنی چادر بطور اعزاز اسے عطا فرمائی اور فرط مسرت سے اس کی طرف آگے بڑھے۔ عکرمہ نے پوچھا کیا آپؐ نے مجھے قبول اسلام کی شرط کے بغیر معاف فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں! میں نے معاف کیا۔ تب وہ عکرمہ جسے تلواریں فتح نہ کر سکی تھیں۔ رسول اللہؐ کے احسان سے مغلوب ہو کر کہنے لگا ''اے محمدؐ! آپؐ تو میری توقع سے کہیں بڑھ کر صلہ رحمی کرنیوالے، بے حد حلیم اور بہت ہی کریم ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔''

آپؐ نے فرمایا کہ اے عکرمہؓ آج جو مانگنا ہے مجھ سے مانگ لو یہاں ذرا ٹھہر کر دیکھئے کہ آج سردار مکہ کا بیٹا شہنشاہ عرب سے کیا منہ مانگا انعام لیتا ہے، مگر یہ کیا بات ہے عکرمہ تو خاموش ہے اور جب بولا بھی تو یوں عرض کیا اے خدا کے رسول! بس آپ میرے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے اور لوگو! دیکھو اس رحمت عالم کو بھی تو دیکھو کہ جس نے اسی وقت خدا کے حضور دعا کیلئے ہاتھ پھیلا کے عرض کیا'' مولیٰ میرے مولیٰ! میں نے عکرمہ کو معاف کیا تو بھی اسے معاف فرما دے'' اور آپؐ نے تو اسے ایسا معاف کیا کہ مسلمانوں کو ہدایت فرمائی عکرمہؓ کے سامنے کبھی اس کے باپ ابوجہل کو برا بھلا نہ کہنا کہیں عکرمہ کی دلآزاری نہ ہو۔

الغرض فتح مکہ کی رحمت عام اور عفو تام کو دیکھ کر دنیا انگشت بدنداں ہے۔ مستشرقین بھی اس حیرت انگیز معافی کو دیکھ کر اپنا سر جھکا لیتے اور اس عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

چنانچہ سر ولیم میور حیران ہو کر لکھتا ہے کہ محمدؐ کا یہ حیرت انگیز کردار بے مثال فیاضی کا نمونہ تھا۔

مشہور مستشرق سٹین لے لین پول فتح مکہ کا نظارہ یوں بیان کرتا ہے ''اب وقت تھا کہ پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) خونخوار فطرت کا اظہار کرتے۔ آپؐ کے قدیم ایذاء دہندے آپؐ کے قدموں میں آن پڑے ہیں۔ کیا آپ اُس وقت بے رحمی اور بے دردی سے ان کو پامال کریں گے۔ سخت عذاب میں گرفتار کریں گے یا ان سے انتقام لیں گے؟ یہ وقت اس شخص کے اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہونے کا ہے۔ اس وقت ہم ایسے مظالم کے پیش آنے کی توقع کر سکتے ہیں جن کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور جن کا خیال کر کے اگر ہم پہلے سے نفرین و ملامت کا شور مچائیں تو بجا ہے مگر یہ کیا ماجرا ہے کیا بازاروں میں کوئی خونریزی نہیں ہوئی؟ ہزاروں مقتولوں کی لاشیں کہاں ہیں؟ واقعات سخت بے درد ہوتے ہیں، کسی کی رعایت نہیں کرتے اور یہ ایک واقعی بات ہے کہ جس دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دشمنوں پر فتح حاصل ہوئی وہی دن آپ کی اپنے نفس پر فتح حاصل کرنے کا دن تھا۔ آپؐ نے مکہ کے تمام باشندوں کو ایک عام معافی نامہ دے دیا''

• پس فتح مکہ کا دن، رسول اکرمؐ کی ذات سے ہر تشدد کے الزام دور کرنے کا دن تھا۔ جب مکہ کو پیغمبر اسلام کی شوکت وجلال نے ڈھانپ لیا تھا۔ جب مسلمان فاتحین کے خوف سے عرب سرداروں کے جسم لرزاں اور دل دھڑک رہے تھے۔ جب مکہ کی بستی ایک دھڑکتا ہوا دل بن گئی تھی تو یہ وقت تھا کہ تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان بنایا جاتا لیکن یہ دن گواہ ہے کہ کہیں ایسا نہیں ہوا اور فتح مکہ کا یہ دن ابدالآباد تک محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات سے جبر وتشدد کے الزام کی نفی کرتا رہے گا۔

حضرات! سو سال قبل قادیان کی اسی بستی سے محمد مصطفیٰؐ کا ایک عاشق صادق پھر اُسی پاکیزہ تعلیم کے نمونے زندہ کرنے آیا۔ اس نے پھر اعلان کیا کہ ''ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اُٹھتا کہ اس آگ کو بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے'' پس اپنے تو درکنار میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو''۔

حضرات! دور حاضر میں انسانیت کے چہرے پر دہشت گردی کا بدنما عنوان جتنا نمایاں ہو رہا ہے اتنا ہی مظلوم انسانیت کی سسکیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ وہ متلاشی ہے کسی ''رحمت عالمؐ'' کی جو پھر اس کے دکھ بانٹے پس اے رحمۃ للعالمین سے عشق کا دم بھرنے والو! آج پھر محمد مصطفیٰؐ کی غلامی میں پیکر رحمت بن کر دنیا میں رحمت و محبت کے نظارے عام کر دو۔ اے مسیح محمدی کے غلاموں! آج پھر دنیا کسی عیسیٰ کی منتظر ہے آج مسیح مہدی کے جانشین حضرت مسرور آپ کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف بلا رہے ہیں، اٹھو اور بنی نوع انسان کے دردوں کا درماں کرو کہ آج دنیا کی اُمید کی آخری کرن تم ہی تو ہو۔ اگر آپ نے بھی اس کی مسیحائی نہ کی تو کون پرسان حال ہوگا؟ اے صحابہ کی مثیل ''آخرین'' کی پیاری جماعت! ایک دفعہ پھر اسوۂ رسول پر عمل کرتے ہوئے انسانیت کی اقدار اسطرح قائم کر کے دکھاؤ کہ سارا عالم انسانیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اُٹھے اپنے حقوق کی خاطر نہیں بلکہ دکھی انسانیت کے حق میں عَلَم جہاد بلند کرو اور اس پرتشدد دور میں امن و آشتی اور محبت کے وہ نمونے دکھاؤ کہ پھر دنیا کی فضائیں محبت سے بھر جائیں اور سب دنیا کا ایک ہی نعرہ ہو جائے!

محسن انسانیت زندہ باد

Love For All Hatred For None

طلباء کیلئے مفید معلومات

پیرامیڈیکل اور اس کے متعلق کورسز کی جانکاری

پیرامیڈیکل ماہرین، مریض کے مرض کی شناخت اس کے علاج اور مکمل دیکھ بھال کیلئے ڈاکٹرس کی مدد کرتے ہیں، پیرامیڈیکل شعبہ میں شمار ہونے والے کورسیز درج ذیل ہیں۔

فزیوتھراپی۔ اسپیش اینڈ آڈیولوجی آپٹومیٹری، اوکیوپیشنل تھراپی۔ پروستھیٹکس اینڈ ارتھوٹکس۔ میڈیکل لیب ٹیکنالوجی۔ ان میں سے کچھ کورسیز کی معلومات درج ذیل ہے۔

اوکیوپیشنل تھیراپسٹ

دماغی جسمانی، جذباتی اور نفسیاتی طور پر معذور افراد کو سوچ سے دور رکھنے کیلئے یہ ماہرین مریضوں کی مدد کرتے ہیں۔ ایسے مریضوں کیلئے مختلف پروگراموں کی منصوبہ بندی کرنا، ان کو عمل میں لانے کیلئے مریضوں کی ہمت افزائی ان کی پوشیدہ صلاحیتوں کو جگانے کی کوشش ان میں زندگی جینے کیلئے جوش وامنگ پیدا کرنا، اوکیوپیشنل تھیراپسٹ کا خاص کام ہے۔

داخلہ کا طریقہ یا کورس

بارہویں سائنس۔ ایم ایچ ٹی، سی ای ٹی امتحان میں کامیابی کے بعد ساڑھے چار سالہ کورس بی او ٹی ایچ (بیچلر آف آکیوپیشنل تھیراپی) کیا جا سکتا ہے۔

انسٹی ٹیوٹ

(۱) ڈپارٹمنٹ آف آکیوپیشنل تھیراپی ٹوپی والا نیشنل میڈیکل کالج ممبئی (۲) اوکیشنل تھیراپی اسکول اینڈ سینٹر، سائن اسپتال ممبئی۔ ۲۲ (۳) ڈپارٹمنٹ آف اکیوپیشنل تھیراپی، جی ایس میڈیکل کالج پریل ممبئی۔

پوسٹ گریجویشن کورسیز کیلئے

آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف فزیکل میڈیسن اینڈ دی ہیبلیٹیشن سینٹر۔

فزیوتھیراپسٹ

یہ ماہرین ایسے مریضوں کا بغیر دوا کے علاج کرتے ہیں جو جسمانی طور سے معذور ہوں یا جن کے مخصوص اعضاء کے افعال میں خرابی آجائے یا بہت زیادہ درد ہوتا ہو مثلاً فالج، لقوہ اعصاب رگوں، ہڈیوں یا پٹھوں میں درد وغیرہ۔

مخصوص شعبے

ارتھوپینک پیڈیاٹرک، فزیوتھیراپی، اسپورٹس فزیوتھراپی، ریسپائریٹری فزیوتھراپی وغیرہ۔

داخلہ کا طریق اور کورس

چار سالہ کورس بی پی ٹی ایچ انٹرنس امتحان: بارھویں سائنس (ایم ایچ ٹی سی ای ٹی) امتحان میں کامیابی کے بعد۔ ایسوسی ایٹ (پرائیویٹ کالجوں میں ایڈمیشن کیلئے) اے آئی ای ٹی۔ ڈی وائی پاٹل گروپ آف انسٹی ٹیوٹ میں ایڈمیشن کیلئے۔

انسٹی ٹیوٹ اور ادارے

کالج آف فزیوتھیراپی، پونے ☆ ڈاکٹر ڈی وائی پاٹل کالج آف فزیوتھیراپی اینڈ اکیوپیشنل تھیراپی۔ کولہاپور ☆ ٹوپی والا نیشنل میڈیکل کالج ممبئی ہے۔

خانپور ملکی بہار میں نئی مسجد کا سنگ بنیاد

مورخہ ۲۲ جنوری کو جماعت احمدیہ خانپور ملکی بہار میں مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ نے اجتماعی دعا کے بعد نئی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس مبارک موقعہ پر کئی غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے بنیاد کی کاروائی کے بعد احباب و مستورات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ مسجد کے بہتر رنگ میں تعمیر ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبین اختر سیکرٹری مال و سیکرٹری اصلاح وارشاد خانپور ملکی بہار)

شولا پور میں تین روزہ اکھل بھارتیہ ''مراٹھی ساہتیہ سمیلن'' میں پہلی مرتبہ احمدیہ بک اسٹال کا انعقاد

مورخہ ۲۷ تا ۲۹ جنوری کو شولا پور شہر میں پہلی مرتبہ ملکی سطح پر مراٹھی ساہتیہ سمیلن منعقد کیا گیا۔ اس سمیلن میں جماعت احمدیہ کی جانب سے بھی بک اسٹال لگایا گیا۔ جماعت احمدیہ کے اس بک اسٹال کو روکنے کے لئے مخالفین نے سمیلن کی انتظامیہ پر دباؤ ڈالا۔ چنانچہ خاکسار نے فوری طور پر مکرم مولوی انصار علی خان معلم صاحب کے ہمراہ کمشنر آف پولیس کے علاوہ علاقہ کے سینئر پولیس آفیسران و سمیلن کے منتظمین سے ملاقات کر کے اس سمیلن میں بک اسٹال لگائے جانے کی درخواست کی تو ان تمام حکام و منتظمین نے بک اسٹال لگانے کی اجازت دیتے ہوئے ہر طرح کے تعاون کا وعدہ کیا۔ چنانچہ سمیلن کی انتظامیہ و حکام کی طرف سے ملی اجازت کے بعد اگلے ہی روز مکرم مولوی سید طفیل احمد شہباز صاحب مبلغ سلسلہ و انچارج مشن ممبئی کے لٹریچر کے ساتھ شولا پور پہنچنے پر بک اسٹال لگایا گیا۔ جس کا افتتاح سینئر (IPS) جناب اشوک پاٹل جی ڈی. آئی. جی پولیس مہلا ٹریننگ سینٹر شولا پور کے ہاتھوں کرایا گیا۔ بعد افتتاح مکرم سید طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ سلسلہ نے دعا کرائی اور اسطرح سے اس بک اسٹال کا آغاز ہوا۔ بک اسٹال کے دوسرے دن جناب سی۔ پی۔ شرولے صاحب (اے سی پی) شولا پور شہر ڈویژن ۲۔ مع کئی افسران بک اسٹال پر تشریف لائے اور موصوف نے بک اسٹال کا جائزہ لیا۔ موصوف کے جانے کے بعد مکرم اکبر مزاور صاحب ڈپٹی ایس پی بھی بک اسٹال پر آئے تو مکرم سید طفیل احمد صاحب شہباز نے بڑے ہی بہترین انداز میں موصوف کو جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات کرائی۔ تیسرے اور آخری دن شری سریش پوار صاحب (آئی پی ایس) ڈپٹی کمشنر آف پولیس شولا پور شہر کئی سینئر پولیس افسران کے ساتھ بک اسٹال پر تشریف لائے موصوف ڈی سی پی صاحب کے جاتے ہی شری دھرمنا سادول صاحب سابق میمبر پارلیمنٹ لوک سبھا و حال راجیہ سبھا بھی بک اسٹال پر تشریف لائے بک اسٹال کا وقت ختم ہونے سے کچھ دیر قبل ہی شری کاشی ناتھ سینئر انسپکٹر و انچارج پولیس اسٹیشن سلگر بستی مع تمام پولیس عملہ بک اسٹال پر پہنچے تین روزہ چلے اس بک اسٹال پر آنے والے تمام تر حکام کی خدمت میں مراٹھی ترجمہ قرآن مجید و لٹریچر پیش کیا گیا۔ لٹریچر پیش کرتے ہوئے کچھ حکام کے ساتھ تصاویر بھی لی گئیں۔

اس بک اسٹال کی سب سے اہم بات یہ رہی کہ اس کے ذریعہ مختلف مذاہب و عقیدہ کے لوگوں کی خدمت میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ اسکے علاوہ جماعت احمدیہ کی جانب سے منعقد اس بک اسٹال پر حب وطن و قومی یکجہتی پر مبنی لگے بینرز و کتب کی بنا پر ۲۸ جنوری کو شولا پور شہر کے مشہور ''درت درشن'' نامی ٹی وی چینل پر بھی خاص طور پر کافی دیر تک اس بک اسٹال کو ہی دکھایا گیا۔ ٹی وی چینل کے ذریعہ نشر ہوئے اس پروگرام کی خبر پر ہی ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا ہجوم بک اسٹال پر اُمڈتا رہا اس ہزاروں کے ہجوم میں متعدد مذاہب و مسلک سے تعلق رکھنے والے معززین بھی شامل ہیں جنہوں نے مختلف پہلو پر سوالات کئے تو مکرم مولوی سید طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ سلسلہ ممبئی و مکرم انصار علی خان صاحب معلم شولا پور نے بڑے ہی بہترین انداز میں ان معززین کے سوالوں کے جواب دئے اس بک اسٹال کے ذریعہ شولا پور میں تبلیغ کا ایک راستہ کھل گیا

(عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولا پور مہاراشٹر)

منجیری میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ منجیری کے زیر اہتمام ۲۱ فروری کو منجیری ٹاؤن میں ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا جسمیں مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب مبلغ سلسلہ کوئمبتور اور مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلغ سلسلہ کنور ٹاؤن نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تقریر کی اور مقررین نے حالیہ کارٹون مسئلہ پر جماعت احمدیہ کا نظریہ پیش کیا ۵۰۰ سے زائد لوگ جلسہ میں حاضر تھے۔ (ٹی کے امیر علی سیکرٹری اصلاح وارشاد منجیری)

بنگلور حلقہ جکور کے ہندو سمیلن میں جماعتی لٹریچر کی تقسیم

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ فروری کو جکور بنگلور میں ایک تقریب ہوئی جس میں دور دراز سے کئی لاکھ افراد نے شرکت کی اس سمیلن میں حلقہ جکور کے افراد جماعت نے تینوں دن رات ۱۱ بجے تک کئی ہزار لوگوں تک لٹریچر اور جماعت کا پیغام پہنچایا۔

رام کرشنا مندر بنگلور کے انچارج سوامی کو قرآن مجید کنڑ ترجمہ کا تحفہ

۷ فروری کو رام کرشنا مندر بنگلور کے انچارج سوامی کی خواہش کے مدنظر خاکسار اور مکرم محمد اسد اللہ صاحب رام کرشنا مندر گئے اور سوامی جی کو قرآن کریم اور جماعتی کتب کا تحفہ دیا۔

سوامی جی بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ کی کتب میں نے پہلے بھی پڑھی ہیں ایک گھنٹہ سے زائد وقت تک جماعتی گفتگو ان کے آفس میں ہوتی رہی وہاں اور بھی کئی سوامی موجود تھے۔

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ)

لجنہ اماء اللہ سرکل کھن ڈاکہ کا اجتماع

۲۷ فروری بروز سوموار نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرمہ بشریٰ حمید صاحبہ صوبائی صدر لجنہ کی زیر صدارت اجتماع کا پروگرام شروع ہوا تلاوت، نظم، عہد کے بعد لجنہ و ناصرات کے علمی مقابلہ جات ہوئے جو کہ رات ۱۰ بجے تک جاری رہے۔ بعدہ مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ ۲۸ فروری کو نماز فجر مکرم صوبائی امیر صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد لجنہ و ناصرات کا کھیلوں کا پروگرام رکھا گیا۔ جو کہ تین گھنٹہ تک جاری رہا ٹھیک ۱۰ بجے مکرمہ صوبائی صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی صدارت میں اختتامی پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ عہد و نظم کے بعد صوبائی صدر صاحبہ نے تربیتی امور پر لجنہ کو توجہ دلائی۔ اسکے بعد اول، دوم، سوم آنے والی لجنہ و ناصرات میں صوبائی صدر صاحبہ نے انعامات تقسیم کئے۔ بعدہ مکرم محمد علی صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم صوبائی امیر صاحب نے تربیتی امور پر نصیحت کی۔ دعا کے بعد اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمد للہ اجتماع میں ۱۵۲ لجنہ و ناصرات نے ۱۷ مجالس سے شرکت کی (راشدہ رحمان جنرل سیکرٹری لجنہ بنگال و اسام)

بھدرواہ میں انصار اللہ کا تربیتی اجلاس

مجلس انصار اللہ بھدرواہ کا ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم زعیم صاحب انصار اللہ ۲۷ جنوری کو منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید، عہد و نظم کے بعد مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب منڈاشی نے قرآن مجید کے فضائل بیان کرتے ہوئے تمام احباب کو روزانہ تلاوت کرنے کی تلقین کی۔ مکرم محمد اقبال صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے قادیان میں ملاقات کے چند ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آخر پر شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ (زعیم مجلس انصار اللہ بھدرواہ)

رشی نگر میں اطفال الاحمدیہ کا جلسہ یوم والدین

تعلیم الاسلام احمدیہ پبلک اسکول رشی نگر میں ایک تربیتی جلسہ مورخہ ۱۵ جنوری کو کیا گیا جسمیں اطفال نے تقاریر کیں اسی طرح ایک جلسہ یوم والدین کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم الحاج ماسٹر عبد الرشید صاحب میر نے کی تلاوت کے بعد مکرم ناصر احمد شیخ صاحب، مکرم فاروق احمد لون صاحب، مکرم مولوی ایاز رشید صاحب عادل، مکرم بلال احمد گنائی، مکرم عبد الحمید گنائی، مکرم راجہ شیخ اور عزیزم مبارک صاحب گنائی نے تقریر کی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (وسیم احمد گنائی ناظم اطفال رشی نگر)

قادیان میں اطفال الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس

19 فروری کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں اطفال الاحمدیہ کا تربیتی جلسہ ہوا مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم و نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم حافظ اسلم احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ قادیان و ناظم اطفال مجلس اطفال الاحمدیہ نے عہد اطفال دہرایا۔ نظم کے بعد مکرم مولوی سید عزیز احمد صاحب مہتمم مقامی قادیان نے اطفال کو مجلس سے بھرپور تعاون دینے کی درخواست کی، مکرم حافظ مظہر احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ و مربی اطفال حلقہ ناصر آباد نے اطفال کی تربیت و آداب کے مختلف پہلوؤں پر نصیحت کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(نوید الفتح سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان)

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

بقیہ: دورہ بھارت از صفحہ نمبر 16

کیرالہ(کیرالہ کے بعض احباب نے یہ گھر بطور گیسٹ ہاؤس حاصل کیا ہوا ہے۔حضور انور اس گھر میں بھی تشریف لے گئے)۔بیت الددئی(دوبئی میں مقیم بعض احباب نے یہ گھر بطور گیسٹ ہاؤس خریدا ہوا ہے۔حضور انور یہاں بھی تشریف لے گئے)

حضور انور ازراہ شفقت ایک غیر مسلم سکھ دوست مہندر سنگھ باجوہ صاحب کی درخواست پر ان کے گھر بھی تشریف لے گئے۔تمام گھروں کے وزٹ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں اور فیملی ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس وزٹ کے بعد واپس دارالمسیح اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج بھارت کی چار جماعتوں قادیان، ناصر آباد، کرنا تک اور Gohda کی 75 فیملیز کے 612 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

ممبران لوکل صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد ممبران لوکل صدر انجمن احمدیہ قادیان کی حضور انور ایدہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو آٹھ بجے تک جاری رہی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف امور کے بارہ میں جائزے لئے اور ممبران کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

اس میٹنگ کے بعد سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اخبار میں کوریج

آج اخبار اُمر اجالا (جالندھر) نے اپنی 14 جنوری 2006 کی اشاعت میں نور ہسپتال قادیان کی افتتاحی تقریب کی رپورٹ تفصیل کے ساتھ شائع کی اور اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی لی گئی تصویر بھی شائع کی۔

15 رجنوری 2006ء بروز اتوار:

صبح چھ بجکر ۲۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

قادیان دارالامان سے واپسی کا سفر

آج پروگرام کے مطابق اڑھائی بجے دوپہر قادیان دارالامان سے براستہ امرتسر بذریعہ ٹرین دہلی کے لئے روانگی تھی۔آج قادیان سے واپسی کا دن تھا۔قافلے کا سارا سامان بذریعہ سڑک دہلی جانا تھا۔جس کے لئے ایک سپیشل بس حاصل کی گئی تھی۔بس کی روانگی کا پروگرام صبح ساڑھے نو بجے تھا۔

صبح سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اس بس کے اندر تشریف لے گئے جس میں سارا سامان رکھا گیا تھا۔حضور انور نے جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ سارا سامان مکمل آ گیا ہے۔

حلقہ مسجد مبارک کے گھروں کا وزٹ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت حلقہ مسجد مبارک کے درج ذیل گھروں میں تشریف لے گئے۔

محفوظ الرحمٰن صاحب فانی ابن عبید الرحمان صاحب فانی درویش قادیان۔مبارک احمد کارکن انجمن احمدیہ۔نعمان احمد ظفر صاحب ابن فضل الرحمٰن صاحب درویش مرحوم۔ریحان احمد ظفر صاحب۔فرید احمد امروہی صاحب۔حفیظ گجراتی صاحب۔منور شاہد ابن خلیل الرحمٰن صاحب درویش مرحوم۔طاہر فانی صاحب۔رفیق امینی صاحب ابن شریف احمد امینی صاحب مرحوم۔صدیق احمد امینی صاحب مرحوم۔جمیل احمد امینی صاحب۔برکت علی صاحب درویش۔شیخ محمود احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ۔انور اقبال چیمہ صاحب کارکن اصلاح وارشاد۔طاہر احمد چیمہ صاحب استاذ جامعہ۔بیوہ منظور احمد صاحب درویش مرحوم۔مبارک چیمہ صاحب۔محمد دین صاحب بدر درویش مرحوم۔منور احمد بدر صاحب ابن محمد دین بدر صاحب درویش مرحوم۔محمد ابراہیم صاحب درویش مرحوم۔مبشر احمد بٹ صاحب استاذ جامعہ احمدیہ۔منور اسلم صاحب ابن یونس احمد اسلم صاحب درویش مرحوم۔عبدالمومن ملا باری صاحب۔بدر الدین عامل صاحب درویش۔نصیر احمد عارف صاحب۔قاری نواب احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ۔محمد سعید انور صاحب مرحوم۔اسد اللہ مہرانی صاحب۔مظفر احمد ناصر صاحب استاذ جامعہ۔منصور احمد صاحب استاذ جامعہ۔کریم الدین صاحب کارکن وقف جدید۔مظفر احمد پونچھی صاحب کارکن اخبار البدر۔قمر الدین صاحب مرحوم۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باری باری ان تمام گھروں میں تشریف لے گئے اور ہر گھر میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا۔حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔اور اہل خانہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔آج جہاں ان مکینوں کے چہرے خوشی ومسرت سے معمور تھے ان کے گھر بھی برکتوں سے معمور تھے۔پیارے آقا کے مبارک قدم ان کے گھروں کی زینت بن چکے تھے۔ہر کوئی اپنی اس خوش نصیبی پر خوش اور نازاں تھا۔

ان 31 گھروں کے وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ دارالمسیح تشریف لائے اور اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں مختلف گروپس کی صورت میں درج ذیل جماعتی عہدیدار ان اور کارکنان نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

1۔ نائب ناظران صدر انجمن احمدیہ قادیان 2۔کارکنان شعبہ ملاقات 3۔کارکنان ہومیو پیتھک ٹیم 4۔کارکنان فضل عمر پریس قادیان 5۔کارکنان اخبار البدر 6۔ٹیم حفاظت خاص ربوہ 7۔کارکنان بیت المال آمد۔

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور نوافل کی ادائیگی کے لئے بیت الدعا تشریف لے گئے ۔ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔قادیان دارالامان کے موجودہ سفر کی یہ آخری نمازیں تھیں جو حضور انور نے مسجد مبارک میں پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

قادیان سے روانگی

قادیان دارالامان سے روانگی اور اس پیاری بستی سے الوداع ہونے کا وقت قریب آ رہا تھا۔اڑھائی بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزار پر دعا کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لمبی اور پرسوز دعا کی۔

قادیان کے سارے احباب مرد خواتین، بچے بوڑھے حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احمدیہ گراؤنڈ میں جمع تھے۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مزار مبارک پر دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیہ گراؤنڈ میں تشریف لائے جہاں سارا قادیان جمع تھا۔الوداع کا یہ منظر بڑا ہی پرسوز تھا۔ہر آنکھ اشکبار تھی۔سبھی ہاتھ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے بلند تھے۔بچے، بچیاں، خواتین، مرد بھی رو رہے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔نوجوان مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔حضور انور اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اور اس پیاری بستی کے مکینوں کے پاس سے گزرتے ہوئے اس جگہ تشریف لائے جہاں گاڑیوں پر بیٹھ کر امرتسر کے لئے روانگی تھی۔

آج کا یہ ماحول بھی اداس تھا اور آج کا یہ دن بھی اُداس تھا۔جہاں اہلیان قادیان اپنے پیارے آقا کی جدائی پر افسردہ تھے وہاں ان کے پیارے آقا کی کیفیت بھی اس پیاری اور مقدس بستی سے جدائی پر ان سے بہت بڑھ کر اداس تھی۔آخر قادیان سے جدائی کا لمحہ آ پہنچا۔حضور انور نے بڑی لمبی پُرسوز دعا کروائی۔ہر طرف سے سسکیوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔اسی حال میں حضور انور نے بلند آواز سے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور قادیان سے براستہ بٹالہ امرتسر کے لئے روانگی ہوئی۔

قادیان سے بٹالہ کا فاصلہ 18 کلومیٹر ہے۔قادیان سے بٹالہ جاتے ہوئے 13 کلومیٹر کے فاصلہ پر سڑک کے کنارے ایک پیپل کا درخت ہے۔حضرت اقدس مسیح موعودؑ قادیان سے بٹالہ جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے یہاں رُک کر اس درخت کے نیچے آرام فرمایا کرتے تھے۔اور یہاں پانی وغیرہ پی کر آگے سفر فرماتے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا جنازہ جب لاہور سے بذریعہ ریل بٹالہ پہنچا تو صحابہ کرامؓ بٹالہ سے قادیان 18 کلومیٹر حضورؑ کا جنازہ مبارک اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے۔راستہ میں اسی درخت کے نیچے کچھ دیر کے لئے رکے۔جنازہ رکھا اور یہاں نماز فجر ادا کی گئی۔اس کے بعد پھر قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔

جماعت نے اس درخت کے ساتھ ایک شیڈ بنادیا ہے اور ساتھ ایک نلکا بھی لگادیا ہے تاکہ آنے جانے والے مسافر یہاں آرام کرسکیں اور پانی سے استفادہ کرسکیں۔درخت کے گرد بھی ایک پختہ گول پلیٹ فارم بنادیا گیا ہے جس پر بیٹھ کر آرام کیا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان سے روانہ ہونے کے بعد یہاں کچھ دیر کے لئے رکے اور اس جگہ کو دیکھا۔اس درخت کے ایک طرف سڑک (مین روڈ) ہے اور دوسری طرف کھیت ہیں۔پھر آگے جاکر آبادی ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منتظمین سے فرمایا کہ اگر یہاں یہ کچھ جگہ ہمیں دیتے ہیں تو ہم یہاں ایک سرائے بنادیں گے۔

قادیان سے امرتسر تک کے اس سفر کے دوران پولیس کی سیکورٹی گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں۔صوبہ پنجاب گورنمنٹ کے وزیر PWD پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب بھی حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے امرتسر ریلوے سٹیشن جارہے تھے۔موصوف اسی جگہ حضور انور کو آن ملے اور پھر قافلہ میں ساتھ امرتسر گئے۔

چار بج کر پچیس منٹ پر حضور انور امرتسر ریلوے سٹیشن پہنچے اور VIP روم میں تشریف لے گئے۔وزیر پنجاب گورنمنٹ پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب نے حضور انور کے ساتھ VIP روم میں تشریف لے گئے۔حضور انور نے ان سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور ان کو بطور تحفہ شیلڈ عطا فرمائی۔

امرتسر ریلوے سٹیشن پر حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو اسٹیشن پر اُمڈ آیا تھا۔امرتسر کی انتظامیہ کے بعض سرکردہ احباب بھی حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے۔

چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ٹرین پر سوار ہوئے۔احباب جماعت مسلسل اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو الوداع کہہ رہے تھے۔پانچ بج کر پانچ منٹ پر "شتابدی ایکسپریس" امرتسر ریلوے سٹیشن سے دہلی کے لئے روانہ ہوئی۔ریلوے اسٹیشن نعروں سے گونج رہا تھا۔خدام پلیٹ فارم کے آخر تک اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے گاڑی کے ساتھ ساتھ دوڑتے رہے۔

شام سات بجے گاڑی لدھیانہ ریلوے سٹیشن پر پہنچی جہاں احباب جماعت لدھیانہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔حضور انور ازراہ شفقت گاڑی کے دروازہ پر تشریف لائے اور احباب کو شرف زیارت بخشا۔یہاں تین منٹ قیام کے بعد گاڑی آگے روانہ ہوئی۔

گاڑی میں حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن نے حضور انور کی خدمت میں قادیان اور ہندوستان کے تعلق میں مختلف معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گاڑی میں ہی مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔اذان دینے کی سعادت ایک خادم عطاء اللہ نصرت صاحب کو ملی۔سوائے چند ایک سیٹوں کے گاڑی کی ایگزیکٹو کلاس کا یہ ڈبہ جماعت نے ریزرو کروایا ہوا تھا۔قافلہ کے ممبران کے علاوہ امرتسر سے دہلی تک کے اس سفر میں قادیان سے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، بی بی امتہ القدوس صاحبہ، ابراہیم منیب صاحب مع اہلیہ امتہ الرؤف صاحبہ و بچے عزیزہ بتہ الاعلیٰ، عزیزہ حفصہ، عزیزم قاصد وعزیزم حاشر، مکرمہ فرحت صاحبہ اہلیہ محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت) مع بیٹا شامل تھے۔صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ناظران میں سے مکرم نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ وخارجہ۔محمد عارف صاحب ناظر بیت المال خرچ، مولوی جلال الدین صاحب ناظر بیت المال آمد، مولوی برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر واشاعت اور سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید شامل تھے۔علاوہ ازیں صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت شعیب احمد صاحب اور خدام پر مشتمل ایک سیکورٹی ٹیم بھی اس سفر میں ساتھ شامل تھی۔صدر انصار اللہ بھارت منیر احمد صاحب خادم ایک روز قبل ہی دہلی پہنچ گئے تھے۔

"شتابدی ایکسپریس" اپنے شیڈول کے مطابق قریباً ساڑھے پانچ گھنٹہ کے سفر کے بعد رات دس بج کر چالیس منٹ پر دہلی ریلوے سٹیشن پر پہنچی۔جہاں دہلی جماعت کی انتظامیہ نے حضور انور کا استقبال کیا۔حکومت کی طرف سے مہیا کی جانے والی پولیس سیکورٹی بھی اسٹیشن پر موجود تھی جو بعد میں اسٹیشن سے دہلی مشن ہاؤس تک ساتھ رہی۔

دہلی ریلوے سٹیشن سے روانہ ہو کر رات ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ مشن ہاؤس "مسجد بیت الہادی دہلی" تشریف لائے۔مشن ہاؤس میں احباب جماعت دہلی کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ میں تشریف لے گئے۔

آج اخبار "امر اجالا" (جالندھر) اور اخبار دینک جاگرن نے 14 رجنوری کو قادیان میں منعقد ہونے والی پریس کانفرنس کی خبریں شائع کیں۔دونوں اخبارات نے حضور انور کی تصاویر بھی شائع کیں۔

اخبار 'امر اجالا' نے اپنی 15 رجنوری 2006ء کی اشاعت میں مزید لکھا کہ جمعہ کا دن قادیان کے شہر والوں کے لئے عید سے کم نہیں تھا کیونکہ جماعت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد بنا کسی مذہبی تفریق کے مختلف محلوں میں جاکر اپنے چاہنے والوں سے ملے۔مہندر سنگھ باجوہ اور ان کی بیوی نے بتایا کہ جمعہ کا دن ان کے لئے خوشیوں بھرا ثابت ہوا کیونکہ پچھلے چار دن سے وہ خلیفہ کے درشن کرنا چاہتے تھے۔

اُدھر شام لال کے گھر پر بھی خلیفہ کے پہنچنے پر اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا۔

16 جنوری 2006ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ''بیت الہادی، دہلی'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

غیاث الدین تغلق کے مقبرہ کا وزٹ

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے فیملی ممبران اور بچوں کے ساتھ غیاث الدین تغلق کے مقبرہ کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ مقبرہ تغلق آباد سے جانب جنوب اس کے بیٹے محمد تغلق نے بنوایا تھا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غیاث الدین تغلق نے یہ مقبرہ خود بنوایا تھا۔ اس کی قبر کے اوپر پانچ کونوں والا گنبد ہے۔ جس کی دیواریں پتھر کی ہیں۔ اس کو برجوں کے ذریعہ مضبوط کیا گیا ہے۔ یہ ایک قلعہ کی طرح لگتا ہے۔ اس مقبرہ کو تغلق آباد کے قلعہ کے ساتھ ایک سرنگ کے ذریعہ ملایا گیا تھا۔ مقبرہ میں داخل ہونے کا راستہ ایک بلند دیوار کے ذریعہ بنایا گیا ہے جو سرخ پتھر سے بنا ہوا ہے۔ غیاث الدین تغلق کی قبر کے ساتھ دو قبریں ہیں جن کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ ایک اس کی بیوی کی اور دوسری اس کے بیٹے محمد بن تغلق کی ہے جو اس کا جانشین تھا۔ اس مقبرہ کی تعمیر 1321ء میں ہوئی۔

سیر کے اس پروگرام کے بعد ایک بجے حضور انور واپس تشریف لے آئے۔

سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فیملی و انفرادی ملاقاتیں

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی و انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش اور ماریشس سے آنے والے احباب کے علاوہ ہندوستان کی 18 جماعتوں کیرنگ، برلا، جنتی، امروہہ، راجستھان، کالیکٹ، یادگیر، پورہ، کلکتہ، بکری، ہوگھر، چنتہ کنتہ، حیدرآباد، عثمان پور، سرینگر، جے پور، دہلی، گوڑگاؤں اور سنگم نار سے آنے والے 33 فیملیز کے 217 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لاکر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

17 جنوری 2006ء بروز منگل:

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد ''بیت الہادی، دہلی'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج دہلی سے واپس لندن (UK) روانگی کا دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت دہلی مشن ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ احباب جماعت مرد و خواتین بچے بوڑھے سبھی جمع تھے۔ ساڑھے دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دہلی کے ''اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایئرپورٹ'' کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے اسکواڈ میں ائیرپورٹ پہنچے اور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

ائیرپورٹ پر آنے والے جماعتی عہدیداران نے اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو الوداع کہا۔ مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اور فیملی ممبران حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے VIP لاؤنج میں تشریف لائے۔ امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہ بج کر دس منٹ پر جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ائیرویز کی پرواز BA 142 اپنے وقت پر ساڑھے بارہ بجے اندرا گاندھی ائیرپورٹ دہلی سے لندن کے لئے روانہ ہوئی۔ اور قریباً نو گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد چار بج کر دس منٹ پر حضور انور کا جہاز لندن کے ہیتھرو ائیرپورٹ پر اترا۔ جہاز کے دروازہ پر برٹش ائیرویز سٹاف کی ایک ممبر نے حضور انور کو Receive کیا۔ امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائیرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں مکرم امیر صاحب یو کے نے دیگر جماعتی عہدیداروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یو کے نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

مسجد فضل لندن میں آمد اور استقبال

ائیرپورٹ سے روانہ ہو کر سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد فضل لندن پہنچے جہاں احباب کی ایک کثیر تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور کی آمد سے قبل مرد و خواتین کی ایک بڑی تعداد مسجد فضل لندن کے احاطہ میں جمع ہو چکی تھی۔ بچے اور بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس خیر مقدمی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ مسجد فضل کے احاطہ کو خوبصورت اور رنگارنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ حضور انور کی آمد پر بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ حضور ازراہ شفقت ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے جو استقبالیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ اس موقع پر خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆☆☆☆☆☆

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کا نیا فون نمبر

احباب کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے رابطہ کے لئے درج ذیل فون/فیکس نمبر استعمال کریں۔

Telephone Number: 020 8875 4321
Fax Number: 020 8870 5234

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ 14 اپریل

کیلئے ضروری ہے کہ پہلے انسان اپنی جسمانی صفائی کا خیال رکھے اور اس کے لئے وضو کرنے کا حکم ہے اور یہ حکم قرآن مجید میں موجود ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو انسان وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے تو اس عمل کے نتیجہ میں جسم کے جس حصہ کی وہ صفائی کرتا ہے اُس اُس حصے سے اس کے گناہ دھلتے چلے جاتے ہیں پھر فرمایا نماز کو سنوار کر ادا کرنے میں اس کو وقت پر پڑھنا بھی شامل ہے وقت پر نماز پڑھنا بتاتا ہے کہ مومن بندہ نماز کو سنوار کر پڑھ رہا ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے'' ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا'' کہ نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر پڑھنا ضروری ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کے وقت پر ادا کرنے کی حکمت کو اور اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ انسان کی زندگی ہر وقت بلاؤں اور مصیبتوں میں گھری ہوئی ہے۔ ان بلاؤں اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رہنے کیلئے اللہ نے دن کے ۵ حصوں میں نمازیں مقرر فرمائی ہیں پس ہر احمدی کو وقت پر نماز ادا کرنے کی پابندی کرنی چاہئے۔ فرمایا اگر تم رحمٰن کے بندے بنے ہو تو پھر ہمیشہ اس کا خوف اپنے دل میں رکھو اس زمانے میں جبکہ ہر طرف مادیت کا دور دورہ ہے اسطرف توجہ کرنے کی بہت ضرورت ہے شیطان دل میں وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ اگر تم نے فلاں دنیاوی کام نہ کیا تو نقصان ہوگا اور چونکہ اللہ کو علم ہے کہ ہر زمانے میں شیطان نے مختلف رنگوں میں دھوکے دینے ہیں تو فرمایا کہ ایسی نمازوں کی خاص طور پر نگرانی کرو جو کاموں کے دوران آجاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ نماز کو سنوار کر ادا کرنے کا مطلب یہ بھی ہے کہ باجماعت نماز پڑھی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کو فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا ہے اور درجات بلند کرتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتائیے آپ نے فرمایا دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دور سے چلکر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا سرحدوں پر چھاؤنیاں باندھنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس ہم نے چھاؤنیاں دلوں کی سرحدوں پر قائم کرنی ہیں تب ہی ہم شیطان کے حملوں سے خود کو بچا سکیں گے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں'' قرۃ عینی فی الصلوٰۃ'' یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے باجماعت نماز میں جو ثواب رکھا ہے اس میں یہی سر ہے کہ اس سے وحدت پیدا ہوتی ہے اور تا ایک کے انوار دوسرے میں سرایت کر سکیں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز یہی ہے کہ دنیا کے کسی بھی ملک میں احمدیوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو ساری دنیا کے احمدیوں کو وہ تکلیف ہوتی ہے فرمایا یہ وحدت اسی وقت تک قائم رہے گی جب تک ہم خدا کے حضور جھکتے رہیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آسٹریلیا کے احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ یہاں گھر دور دور ہیں اس لئے جو قریب کے لوگ ہیں وہ مسجد میں آسکتے ہیں لیکن جو دور دور رہتے ہیں وہ چند گھر ملکر جو قریب رہتے ہیں ایک نماز سنٹر قائم کر کے نمازیں ادا کیا کریں اور جو اکا دکا گھر ہیں وہاں گھر کے سربراہ اہل خانہ کو اکٹھا کر کے گھر میں ہی باجماعت نماز پڑھیں اس سے ایک تو آپ کو باجماعت نماز کا ثواب مل جائے گا اور دوسرے اگلی نسل بھی نمازی بن جائے گی اللہ کا وعدہ ہے کہ حقیقی نمازیں پڑھنے والے اور اللہ کے حضور جھکنے والوں کی نمازیں ان کی محافظ بن جائیں گی۔ پس اگر اپنی اور اپنی نسلوں کی شیطان کے حملوں سے حفاظت کرنی ہے تو ہمیں نمازی بننا ہوگا۔

فرمایا حضرت صوفی موسیٰ صاحب رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ استغفار بہت پڑھتے رہیں اپنے گناہوں پر نظر رکھتے ہوئے اور آئندہ ان سے بچتے ہوئے حضور نے فرمایا استغفار کے بہت فائدے ہیں اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے اور اس کیلئے آسمان سے برکتوں کے سامان کرتا ہے۔ پس اپنی عبادتوں اور اللہ سے بخشش طلب کرنے کے عمل کو پہلے سے بڑھ کر ادا کریں تا کہ اپنی تکلیفوں کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ انسانیت کی تکلیف کو دور کرنے کا باعث بھی بنیں اور جس روحانی پانی سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سیراب کیا ہے اس سے دوسروں کو بھی فیضیاب کریں متقی وہ ہیں جو اللہ کے حکموں کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا خیال رکھتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو ہر وقت اللہ کے حکموں کے مطابق چلنے کی کوشش کرنی چاہئے مبارک ہے وہ شخص جو کامیابی اور خوشی کے وقت تقویٰ اختیار کرتا ہے اور بدقسمت ہے وہ جو ٹھوکر کھاتا ہے۔ فرمایا اس دنیا کی چکا چوند تمہیں خدا کی یاد سے بیگانہ نہ بنادے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آخر پر نظام خلافت اور نظام وصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت صوفی موسیٰ صاحب رضی اللہ عنہ نے بیعت کرنے کے بعد مارچ 1906 میں وصیت بھی کر لی تھی اس لحاظ سے اس براعظم میں نظام وصیت کو بھی سو سال ہو گئے ہیں اس ملک کے لوگوں کو بھی اب نظام وصیت کی طرف توجہ کرنی چاہئے پہلے عہدیداران اپنا جائزہ لیں چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں فرمایا نظام وصیت دلوں کو پاک کرنے والا نظام ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کریں آپس میں محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں اور پھر مستقل مزاجی سے اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ☆☆☆

”آپریشن سوارمر“ کے سبب مشہور عراقی شہر سامرہ کے شمال مشرق میں واقع صوبہ صلاح الدین بمباری سے لرز گیا

بغداد، سے ۶۰ میل دور شمال میں واقع صوبہ صلاح الدین امریکی فوجیوں کی زبردست فضائی کارروائی کے سبب لرز اُٹھا۔ یہ صوبہ مشہور عراقی شہر سامرہ کے قریب واقع ہے اور اس کے بارے میں امریکی فوج کا خیال ہے کہ یہ مزاحمت کاروں کا خاصا بڑا ٹھکانہ ہے۔ اس بھیانک کارروائی میں عراقی فوج نے امریکی فوج کا بھرپور ساتھ دیا۔ مزاحمت کاروں اور حریت پسندوں کے خلاف کی جانے والی اس سب سے بڑی کارروائی میں جسے ”آپریشن سوارمر“ کا نام دیا گیا ہے 50 ایئر کرافٹوں، 200 بکتر بند گاڑیوں اور 1500 فوجی دستوں نے حصہ لیا۔ خبر رساں ایجنسیوں نے اس بات کی توثیق کی ہے کہ اس کارروائی کا مقصد مزاحمت کاروں کو پسپا کرنا ہے۔

خبروں کے مطابق صوبہ صلاح الدین مزاحمت کاروں کا بڑا ٹھکانہ ہے جہاں سنی مزاحمت کار گزشتہ تین سال سے جمع ہوتے رہے اور امریکی فوج کے خلاف حملوں کی منصوبہ بندی اور تیاری کرتے رہے ہیں عراق کے عبوری وزیر خارجہ ہوشیار زیباری نے کہا کہ یہ بمباری اس لئے ضروری تھی کہ مزاحمت کار فلوجہ جیسا کوئی ٹھکانہ بنانے میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ زیباری نے سی این این کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ فلوجہ اور اس کے بعد فرات اور شام کی سرحد کے قریب امریکی فوج کی کامیاب کارروائیوں کے بعد بہت سے مزاحمت کار بغداد کے قریب کے علاقوں میں منتقل ہوگئے تھے۔ انہیں ختم کرنا ضروری تھا اس لئے یہ کارروائی کی گئی۔

اتفاق سے امریکی فوج کا یہ بھیانک اور وحشیانہ فضائی حملہ اُس وقت ہوا جب عراق کی نئی پارلیمنٹ رسم حلف برداری میں مصروف تھی۔ جن علاقوں کو نشانہ بنایا گیا وہاں کے شہریوں نے کہا کہ علاقے میں امریکی اور عراقی فوجی دستوں کی ایک بڑی جمعیت دیکھی گئی۔ اس کے ساتھ ہی بم پھٹنے کی فلک شگاف آوازیں آرہی تھی۔ ان شہریوں ہی کے مطابق یہ آپریشن جن چار دیہاتوں پر مرکوز رہا وہ جلیم، مملاہا، بنات اور ہاسن ہیں جو سامرہ سے ۲۰ میل کے فاصلے پر شمال میں واقع ہیں۔ امریکی فوج کا کہنا ہے کہ اس علاقے میں موجود مزاحمت کار ہی امریکی فوجی ٹھکانوں پر کار بم کے حملے کرتے ہیں پولیس کے اہلکاروں فوجیوں اور بے گناہ شہریوں کا اغوا کرتے ہیں۔ پہلے دن کے آپریشن کے بعد امریکی فوج نے کہا کہ ”ہم نے دشمنوں کے ہتھیار، گولہ بارود، دیگر آتشیں اسلحہ اور ملٹری یونیفارم ضبط کئے ہیں“ ایک سینئر سیاستداں عدنان پیاسی نے کہا کہ ”ہمیں یہ ثابت کرنا ہے کہ عراق میں خانہ جنگی نہیں ہوگی۔ چونکہ اس کا خطرہ اب بھی برقرار ہے اس لئے دشمنوں کا خاتمہ ضروری ہے۔ یہ لوگ متحدہ مضبوط اور مستحکم عراق نہیں دیکھنا چاہتے“ امریکی فوج کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اس علاقے کے گوشے گوشے کی تلاشی لینی ہے جس کے لئے ابھی کئی دن درکار ہوں گے۔ گزشتہ ماہ بغداد کے شمال میں 60 میل کے فاصلے پر امام عسکریؒ کے مزار پر ہونے والے حملے کے بعد سے عراق میں شورش کے واقعات میں تیزی آگئی تھی۔ اسی بنیاد پر یہ اندیشہ ظاہر کیا جا رہا تھا کہ عراق میں خانہ جنگی ہوسکتی ہے۔

بغداد میں بی بی سی کے نمائندے جم میور کا کہنا ہے کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ امریکہ کو سامرہ میں دشمنوں (مزاحمت کاروں) کے ٹھکانوں کے موجود ہونے کا یقین ہے۔ واشنگٹن میں بی بی سی کے نمائندہ ایڈم بروک نے کہا کہ طاقت کے اس بڑے مظاہرے کے پیچھے امریکہ کا یہ مقصد کارفرما ہے کہ اس کے ذریعہ تشدد کو روکنے میں کامیابی حاصل ہوگی۔

بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ اس زبردست حملے کے ذریعہ پنٹاگون یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ عراق میں امریکی اور عراقی فوجیں ساتھ ساتھ کام کر رہی ہیں اور وہ کسی بھی چیلنج کو قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اُن کی مشترکہ کوششوں سے عراقی مزاحمت کاروں کی کمر توڑ دی جائے گی۔

قدیم اسلامی دانش گاہ فرنگی محل کا دہشت گردی کے خلاف فتویٰ

ایسے وقت میں جبکہ دہشت گردی کو اسلام کے نام سے منسوب کرنے کی ناپاک کوشش کی جارہی ہے لکھنؤ کی قدیم تر اسلامی دانش گاہ دارالافتاء فرنگی محل نے یہاں جاری کئے گئے ایک فتوے میں کہا کہ اسلام میں دہشت گردی کا کوئی مقام نہیں ہے اور جو شخص اس طرح کی حرکات انجام دیتا ہے وہ انسانیت کا قتل کرتا ہے فتوے میں بے قصور افراد اور مذہبی مقامات کو نشانہ بنانے کو غیر اسلامی فعل قرار دیا گیا ہے۔

مولانا خالد رشید فرنگی محلی کے مطابق ایک مقامی تاجر ساجد عمر نے اس سلسلے میں فتویٰ مانگا تھا اور یہ معلوم کرنا چاہا تھا کہ دہشت گردانہ کارروائیوں کے ذریعہ بے قصور افراد اور مذہبی مقامات کو قتل و برباد کئے جانے کے بارے میں مذہب اسلام کیا کہتا ہے۔ مولانا خالد کے مطابق اسلام میں دہشت گردی کا کوئی مقام نہیں ہے اور جو شخص اس حرکت کو انجام دیتا ہے وہ انسانیت کا قتل کرتا ہے۔ مولانا خالد رشید نے قرآن کریم کے سورہ المائدہ کی آیت نمبر ۳۲ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اللہ نے واضح طور پر کہا ہے کہ اگر کوئی شخص دوسرے شخص کو قتل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے انسانیت کا قتل کیا ہے۔ مولانا خالد کے مطابق قرآن مجید میں یہ بات کسی ایک خاص مذہب اور فرد کیلئے نہیں کہی گئی بلکہ بنی نوع انسانی کیلئے یہ فرمان جاری کیا گیا ہے۔ مولانا نے قرآن مجید کے سورہ انبیاء کی آیت نمبر ۱۰۷ کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کا بھی یہی مقصد تھا کہ پوری دنیا کے انسانوں اور کائنات کے ہر ذی نفس کی بھلائی ہو ان میں شجر اور جانور بھی انسان کے ساتھ شامل ہیں۔

مولانا خالد رشید نے بتایا کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ بھی تشدد کا رویہ نہیں اپنایا جنہوں نے آپ ﷺ کو جسمانی طور سے نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ پیغمبر اسلام ﷺ ذرہ برابر کسی انسان کو اس کا تعلق کسی بھی معاشرے سے ہو، نقصان پہنچانے کا موقف نہیں رکھتے تھے۔ لیکن مسلم حلقوں میں اس فتوے کے تعلق سے سرگوشیاں شروع ہوگئی ہیں کہ ابھی تک یہ ثابت ہی نہیں ہوسکا کہ بنارس کا واقعہ کسی مسلمان نے انجام دیا تو اس فرمان کی کیا ضرورت تھی؟

واضح رہے کہ بنارس میں کینٹ ریلوے اسٹیشن اور سنکٹ موچن مندر پر ہونے والے دھماکوں میں ۲۰ افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ سیکورٹی ایجنسیوں نے اس سلسلے میں لشکر طیبہ پر شک ظاہر کیا ہے تاہم اب تک جانچ میں کوئی اہم پیش رفت نہیں ہوسکی۔

تیل کی تلاش کے شعبے میں ہندوستان اور ماریشس میں سمجھوتہ

ہندوستان اور ماریشس اپنے تعلقات کو اب ایک نئی بلندی پر لے گئے ہیں۔ ان دونوں ملکوں نے تیل تلاش کرنے اور نکالنے کے معاملہ میں سمجھوتے کے ایک میمورنڈم پر دستخط کئے ہیں اور ٹیلی مواصلات کا ایک نظام قائم کرنے کا معاہدہ بھی کیا ہے جس سے افریقی یونین کے ۵۳ ملکوں کا نئی دلی سے رابطہ قائم ہوسکے گا۔ تیل کی تلاش کے شعبے میں جو سمجھوتہ ہوا ہے اس نے طویل عرصہ کیلئے دونوں ملکوں کے درمیان تعاون کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اس کے تحت تیل اور قدرتی گیس کمیشن ماریشس کی اقتصادی زون کے اندر تیل کی تلاش کے سلسلہ میں مشترکہ سروے کریں گے۔ اس معاہدے پر صدر جمہوریہ اے پی جے عبدالکلام کے تین روزہ دورہ موریشس کے آخری دن دستخط ہوئے۔ ہندوستان آج کل توانائی کے ذرائع کی تلاش میں ہے اور صدر جمہوریہ کے میانمار کے دورے کے دوران بھی ہندوستان نے اس ملک کے ساتھ ایسا ہی ایک سمجھوتہ کیا ہے۔ ہندوستان کی ضروریات پوری ہونے کی امید ہے۔ خارجہ سیکرٹری شیام سرن نے جو صدر جمہوریہ کے ساتھ گئے تھے کہا ہے کہ موریشس میں تیل اور گیس ملنے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

دونوں ملکوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ موریشس کی بحری معاملات کی انسٹی ٹیوٹ اپنی اقتصادی زون میں تیل سے متعلق ساری معلومات فراہم کریگی ٹیلی مواصلات کا نظام قائم کرنے کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر جمہوریہ نے کہا انہیں یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ پورٹ لوئس پر ٹیلی مواصلات کا اسٹیشن قائم کردیا گیا ہے اور اس نظام کو دوسری جگہوں تک توسیع دی جائے گی انہوں نے کہا کہ ہمارا مشن اپنے ملکوں کو ترقی یافتہ ممالک بنانے کا ہے۔

پاکستانی فوج نے ایک مدرسہ اور تین منزلہ ہسپتال کو بارود سے اڑادیا

شمالی وزیرستان کے مقام میران شاہ کے قریب واقع ایک مدرسہ کو سیکورٹی فورسز نے بارود سے اُڑادیا۔ منہدم کئے جانے والے اس نجی مدرسے کا نام خلیفہ اسلامی مدرسہ تھا اور اس سے حکام کو مطلوب طالبان رہنما جلال الدین حقانی کا بھی تعلق بتایا جاتا ہے۔ فوجی اہلکاروں نے پہلے مدرسے کی عمارت سے تمام کتابیں نکال لیں اور پھر اس کے اندر دھماکہ خیز مواد رکھ کر اس میں دھماکہ کردیا۔ دھماکے کے وقت عمارت خالی تھی۔ یہ مدرسہ اکتوبر سے بند ہے اور اسمیں زیادہ تر افغان طالب علم پڑھتے تھے۔ اطلاعات کے مطابق مدرسے کو منہدم کرنے کی کارروائی میں مقامی قبائلوں نے بھی سیکورٹی فورسز کی مدد کی۔ مارچ کے مہینے میں پاکستانی فوج نے اس علاقے میں بڑا آپریشن کیا ہے تین دن تک فوج اور مزاحمت کاروں میں جاری رہنے والی جھڑپوں میں کم سے کم ۱۴۰ مزاحمت کاروں کی ہلاکت کی ان اطلاع ہے مقامی لوگ یہ علاقہ چھوڑنے پر مجبور ہوئے ہیں اور صحافیوں کو یہاں آنے کی اجازت نہیں ہے۔ کئی روز سے فوج افغان پناہ گزینوں اور باقی غیر ملکیوں کو کہہ رہی ہے کہ وہ فوراً اس علاقے سے نکل جائیں۔

میران شاہ کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ حکومت کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ہسپتال اور دیگر سرکاری عمارتوں پر طالبان نے قبضہ کیا تھا اور اس لئے حکومت نے ان عمارتوں کو نشانہ بنایا۔ یہ بات میران شاہ میں فوجی کارروائی سے کاروبار تباہ ہونے کے بعد ایک تاجر محمد نبی نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ چار مارچ کو سیکورٹی فورسز کے داغے گئے میزائل جب میران شاہ میں سرکاری ہسپتال پر گرے تو مریض بستر چھوڑ کر بھاگے اور ڈاکٹر بھی پریشان ہوگئے ان کا کہنا ہے کہ طالبان اونچی اونچی عمارتوں کی آڑ لے کر سیکورٹی فورسز پر فائرنگ کرتے رہے اور جب ان کو حکومت نے نشانہ بنایا تو ان کے میزائل غلطی سے ہسپتال میں گرے اور مریض پریشان ہوگئے۔ انکے مطابق حکومت نے میران شاہ کی بیشتر اونچی عمارتوں کو نشانہ بنا کر سخت نقصان پہنچایا ہے۔ میران شاہ کے باشندوں کے مطابق فوج نے ایک تین منزلہ نجی ہسپتال سے مریضوں کو نکال کر اسے بارود سے اڑادیا جبکہ شہر کی دیگر بلند عمارتیں جن میں ہسپتال اور ہوٹل بھی شامل ہیں میں سے کوئی ایسی نہیں تھی جس پر راکٹ نہ لگے ہوں۔ ☆☆☆

وصایا :بمنظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15895 :::میں اے کے صباح ولد دیران کٹی قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1990ء ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع ملپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔دس سینٹ زمین مع مکان 300000 زیر نمبر 372/4A میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ پی کے محمد شریف العبد اے کے صباح گواہ سی کے انور احمد

وصیت 15896 :::میں پی عبدالامیر ولد کنجی رائین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان معہ زمین 30 سینٹ نمبر 413/2A قیمت 40,00,000 زمین 73/1/2 سینٹ نمبر 498 قیمت 25,00,000 بیس سینٹ ورک شاپ نمبر 503/3 قیمت 10,00,000۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ محمد انور احمد العبد پی عبدالامیر گواہ پی محمد علی

وصیت 15897 :::میں پی پی حمزہ ولد کے باوا قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ یاب عمر 66 سال تاریخ بیعت 1965 ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع مالاپورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہانہ 4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ سی کے انور سعادت العبد پی پی حمزہ گواہ پی عبدالامیر

وصیت 15898 :::میں این عبداللہ ولد محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ......عمر 66 سال تاریخ بیعت 1960 ساکن پتہ پریم ڈاکخانہ پتہ پریم ضلع ملپرم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 01.04.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔دس سینٹ زمین مع مکان زمین کی قیمت 70,000 مکان کی قیمت 300000 مکان میں آدھا حصہ میرا ہے باقی بچوں کا ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ سی کے انور احمد العبد این عبداللہ گواہ این بشیر احمد

وصیت 15899 :::میں پی نصیرہ زوجہ عبدالجبار قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 15 سینٹ زمین 160/2 قیمت 75000 مشترکہ خاوند کے ساتھ ایک طلائی نکلس 20 گرام 21 کیرٹ، ایک کڑا 12 گرام۔ انگوٹھی ایک عدد 4 گرام۔ ٹاپس ایک جوڑی 4 گرام کل قیمت -/23308 کل وزن 40 گرام حق مہر 6 گرام زیورات میں شامل کردیا گیا ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ سی عبدالجبار الامۃ پی نصیرہ گواہ محمد انور احمد

وصیت 15900 :::میں سی عبدالجبار ولد سی محمد کٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 15 سینٹ زمین نمبر 160/2 میں 1/2 حصہ ہے۔ باقی اہلیہ کا ہے۔ کل قیمت -/75000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ محمد انور احمد العبد سی عبدالجبار گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 15901 :::میں طیبہ کلثوم بنت ناصر احمد ڈرائیور قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 29.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ایک سیٹ کانٹے انگوٹھی 23 کیرٹ 28.650 گرام قیمت 17190 زیور نقرئی 35 گرام قیمت -/368 کل قیمت -/17558۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ ناصر احمد ڈرائیور الامۃ طیبہ کلثوم گواہ محمد انور احمد

وصیت 15902 :::میں ٹی ایم رضیہ زوجہ ٹی محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 41 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک طلائی ہار 12 گرام۔ ایک جوڑی بالیاں ۴ گرام۔ حق مہر پانچ ہزار روپے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ ٹی محمد الامۃ ٹی ایم رضیہ گواہ محمد انور احمد

وصیت 15903 :::میں ٹی محمد ولد ٹی حیدر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1978 ساکن پلی پورم ڈاکخانہ پلی پورم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی 39 سینٹ زرعی نمبر 410/6 قیمت اندازاً 3 لاکھ روپے۔ مکان معہ اراضی 5 سینٹ نمبر 356/3 قیمت اندازاً 6 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ ٹی محمد منزل العبد ٹی محمد گواہ محمد انور احمد

وادیٔ کشمیر کا تربیتی دورہ

شورت :مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت اور خاکسار دار الامان سے مورخہ 22.3.06 کو دورہ کشمیر کیلئے روانہ ہوئے ۔ یہاں پہنچ کر پہلا جلسہ بمقام شورت مورخہ 23.3.06 کو بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت زونل امیر مکرم عبد الحمید ٹاک صاحب منعقد کیا گیا جس میں جملہ صدر صاحبان، زعمائے کرام قائدین خدام، مبلغین اور معلمین کرام بکثرت شریک ہوئے۔

مکرم صدر صاحب مجلس اور خاکسار نے تمام شرکاء مجلس کو آیات قرآنی احادیث نبوی اور ارشادات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی روشنی میں خصوصا تربیتی امور مالی ایثار سے روشناس کرایا احباب نہایت ہی سنجیدگی اور متانت کے ساتھ اول تا آخر موجود رہے اور ہر ایک نے ہر لحاظ سے تعاون کیا اس جلسہ میں وقف عارضی کرنے والے 25 دوست موجود تھے لہٰذا موقع اور ماحول کو مدنظر رکھ کر تمام واقفین عارضی کی گل پوشی کی گئی یاد رہے شورت جماعت میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا تربیتی کیمپ تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں احباب نے وقف عارضی کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی انہیں مقبول خدمات کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آسنور :: مورخہ 24.3.06 کو بمقام مسجد آسنور ایک مشترکہ میٹنگ بلائی گئی جس کی صدارت مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے کی اس میٹنگ میں مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر زونل مکرم فاروق احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ، مکرم عبد المنان صاحب اور ناظم صاحب علاقائی بھی شریک ہوئے ۔ ان کے علاوہ جماعت احمدیہ آسنور اور کوریل کے جماعتی عہدیداران، انصار اور خدام بھی شامل ہوئے محترم صدر صاحب مجلس نے تعلیم القرآن کے سیکرٹری کو احسن رنگ میں کام کرنے کی ہدایت فرمائی۔ محترم صدر صاحب نے 24/3 کو مسجد جامع آسنور میں نماز جمعہ پڑھائی اور تربیتی امور پر خطبہ ارشاد فرمایا

ماندوجن : مورخہ 25.3.06 مسجد ماندوجن میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں اللہ کے فضل سے انصار، خدام اطفال، لجنہ اور ناصرات نے بھی شرکت کی۔ اس جلسہ میں محترم صدر صاحب اور خاکسار نے تقریر کی بعد از جلسہ انصار اللہ کی میٹنگ ہوئی۔

ناصر آباد: مورخہ 25.3 کو مسجد احمدیہ ناصر آباد میں بوقت صبح 8 بجے زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس ایک میٹنگ ہوئی جس میں عہدیداران شریک ہوئے۔ اسی طرح جملہ ممبران مجلس عاملہ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور ناظم انصار اللہ صوبہ کشمیر اور محترم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر زونل کشمیر نے بھی شرکت کی۔

رشی نگر : مورخہ 26.3. کو بوقت صبح ۸ بجے مسجد رشی نگر میں زیر صدارت محترم صدر صاحب ایک میٹنگ کی گئی اس میں زونل امیر محترم عبد الرحمٰن صاحب پلوامہ نے بھی شرکت کی۔ سب سے پہلے محترم ناظر صاحب تعلیم القرآن وقف عارضی سے جملہ عہدیداران کا تعارف ہوا۔ محترم ناظر صاحب سے بتایا گیا کہ سرکل رشی نگر میں 170 اطفال ہیں جن میں سے 55 قرآن مجید پڑھ رہے ہیں اور باقی یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ امسال مزید ستر بچے ماہ جون میں قرآن مجید شروع کر دیں گے۔ مکرم ناظر صاحب نے ہدایت دی کہ 31 جولائی تک انہیں ناظرہ قرآن شروع کرائیں محترم ناظر صاحب نے مزید بتایا کہ جب بچے قرآن مجید مکمل کر لیں تو اس موقع پر ان کی تقریب آمین کا اہتمام کرنا چاہئے تا کہ بچوں میں شوق پیدا ہو۔ محترم صدر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ تکمیل ناظرہ کے بعد ترجمہ شروع کرائیں اور ایک سال کا ٹارگیٹ مقرر کریں۔ اسی طرح خدام اور انصار کو بھی ترجمہ سکھایا جائے ان کے لئے مکرم زعیم اور قائد صاحبان مجلس ہر دو کوشش جاری رکھیں۔

محترم صدر صاحب نے حضور انور کے تازہ ارشاد کی روشنی میں اصلاحی اور تربیتی کمیٹی قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اس میں زیادہ سے زیادہ انصار کو شامل کیا جائے۔ محترم صدر صاحب نے سیکرٹری مال اور سیکرٹری تبلیغ کو ضروری ہدایات دیں۔ اس موقع پر امیر زونل مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک نے بھی ممبران کو نصائح فرمائیں۔

چک ایمرچھ : مورخہ 26.3.06 ایک میٹنگ زیر صدارت محترم صدر صاحب بمقام مسجد احمدیہ چک ایمرچھ بعد نماز ظہر و عصر کی گئی تلاوت و دُعا کے بعد محترم صدر صاحب نے حضور انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24.3 کے حوالہ سے بات کی کہ ہم سب کو کس طرح حضور انور کا دست راست بننا ہے اور آئندہ کس طرح عہدیداران کو اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور اس کیلئے ہر قسم کی قربانی دینی ہے اور کبھی بھی طیش و غضب کا مظاہرہ نہیں کرنا۔ محترم صدر صاحب نے اصلاحی کمیٹی کو بھی ہدایات دیں۔

مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک زونل امیر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ مکرم بشیر احمد صاحب زائر ناظم انصار اللہ اور مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ چک ایمرچھ صدر صاحب جماعت نونہ گی، صدر صاحب جماعت چک ڈیسنڈ اور قائدین کے علاوہ جملہ سیکرٹریان جماعت احمدیہ چک ایمرچھ، چک ڈیسنڈ اور نونہ گی اس میٹنگ میں شامل تھے اس موقع پر خاکسار نے احباب جماعت کو مالی قربانی کے متعلق توجہ دلائی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ادائیگی چندہ جات کی تلقین کی۔

(قاری نواب احمد گنگوہی نائب صدر صف دوم)

درخواست دُعا

خاکسار کے چاچا چوہدری ذکاء اللہ چیمہ صاحب 2 اپریل 2006ء کو ربوہ میں وفات پا گئے موصوف موصی تھے مرحوم کی نماز جنازہ ناظر صاحب اصلاح وارشاد ربوہ نے پڑھائی اور دعا محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ ربوہ نے بوقت تدفین کروائی۔ مرحوم میرے والد صاحب چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کے چھوٹے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔

(منصور احمد چیمہ۔ نائب ناظر بیت المال خرچ)

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں (ادارہ)

ہفت روزہ بدر قادیان کا ای میل E-mail

ہفت روزہ بدر قادیان میں اپنے مضامین۔ نظمیں۔ خطوط بھجوانے کیلئے مندرذیل ای میل E-mail پر ایڈیٹر صاحب سے رابطہ کریں۔ دفتری امور کے حسابات کیلئے نہیں۔ (ادارہ)

badrqadian@rediffmail.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — فون 047-6213649

الیس اللہ بکاف عبدہ

کاشف جیولرز — گولبازار ربوہ — 047-6215747

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

الیس اللہ بکاف عبدہ

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

احباب کرام کیلئے مبارک تحفہ

الیس اللہ بکاف عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : Deco Builders

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260

(M) 98147-58900

E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

Mfrs & Suppliers of : Gold and Diamond Jewellery

Lucky Stones are Available here

Shivala Chowk Qadian (India)

اللہ الیس عبدہ بکاف

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thusday | 20th April 2006 | Issue No.16

ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $
E-mail:
badrqadian@rediffmail.com

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ بھارت کی مختصر جھلکیاں

پریس میڈیا کے نمائندگان سے ملاقات، پریس کانفرنس، حلقہ نور اور حلقہ مسجد مبارک کے گھروں کا وزٹ، تقریب آمین، فیملی وانفرادی ملاقاتیں، قادیان دارالامان سے واپسی کا سفر، اخبارات میں کوریج، غیاث الدین تغلق کے مقبرہ کا وزٹ۔

مسجد فضل لندن میں ورود مسعود

(قادیان دارالامان اور دہلی میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ : عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

14 جنوری 2006ء بروز ہفتہ:

صبح چھ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق دس بجے صبح انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ بنگلہ دیش کے علاوہ ہندوستان کی 31 جماعتوں آسنور، گجرات، Chintakunta، Kardapal، Koreyl، رشی نگر، Pankal، آگرہ، حیدر آباد، کرناٹک، Kanareddy، Murshiabad، Rath، ناصر آباد، Shorat، کیرنگ، ہریانہ، Pathanature، Jind، لکھنو، راجوری، جمشید پور، Ranchi، Hamoosan، Sholapur، Haripargan، Pengadi، جموں اور کالیکٹ سے آنے والے دو صد پچاس احباب نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔ احباب جماعت سے انفرادی ملاقاتوں کا یہ پروگرام گیارہ بجے تک جاری رہا۔

قادیان اور مضافات سے غیر مسلم مہمانوں سے ملاقات

اس کے بعد قادیان، گورداسپور، بٹالہ، امرتسر، بیاس، رُڑکی اور مضافات قادیان سے حضور انور کی ملاقات کے لئے آنے والے غیر مسلم مہمانوں نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان مہمانوں اور فیملیز کے ممبران کی مجموعی تعداد دو صد سے زائد تھی۔ ان مہمانوں میں ڈاکٹر سررشن لال پرنسپل ماتا گجری کالج بلونڈہ، ڈاکٹر سکھد یو سنگھ 16ویں نسل بابا نانک دیوجی چولہ صاحب اپنے خاندان کے ساتھ آئے، پرم جیت کور صاحب پروفیسر سکھ نیشنل کالج اپنی والدہ کے ساتھ آئے۔ منجیو کمار صاحب SHO جو اپنی فیملی کے ساتھ آئے شامل ہیں۔ اسی طرح مذہبی وسیاسی حلقوں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے یہ مہمان اپنی فیملیوں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔

غیر مسلم مہمانوں کے ساتھ ملاقات کا یہ پروگرام ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔ ان تمام مہمانوں نے حضور انور سے مل کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔

پریس میڈیا سے ملاقات

غیر مسلم مہمانوں سے ملاقات کے پروگرام کے بعد پریس اور میڈیا کے درج ذیل نمائندگان نے حضور انور سے ملاقات کی۔

۱۔ نمائندہ اخبار ہند سماچار۔ جالندھر ۲۔ اخبار اَمر اجالہ۔ جالندھر ۳۔ نمائندہ اخبار پنجاب کیسری ۴۔ اخبار اتم مندو۔ جالندھر ۵۔ نمائندہ اخبار جگ بانی۔ جالندھر ۶۔ اخبار دینک جاگرن۔ جالندھر ۷۔ نمائندہ اخبار ڈیلی اجیت۔ جالندھر ۸۔ سپوکس مین۔ جالندھر ۹۔ نمائندہ اخبار اجیت سماچار۔ جالندھر ۱۰۔ آج دی آواز۔ جالندھر ۱۱۔ اخبار اکالی پتریکہ۔ جالندھر ۱۲۔ نمائندہ ذی نیو (نیوز چینل) دہلی ۱۳۔ نمائندہ پنجابی ٹریبیون۔ چنڈی گڑھ ۱۴۔ ایلفا نیوز (نیوز چینل) دہلی ۱۵۔ پنجاب ٹوڈے (نیوز چینل) دہلی ۱۶۔ این ڈی ٹی وی (نیوز چینل) دہلی ۱۷۔ اے این آئی۔ نیوز ایجنسی ۱۸۔ نمائندہ آل انڈیا ریڈیو ۱۹۔ نمائندہ بھاٹیہ سٹی کیبل۔

حضور انور کی پریس کانفرنس

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم سچے مسلمان ہیں۔ ہم اسلام کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہیں اور اسلام کو کسی چیز سے خطرہ نہیں ہے۔ ہم مسلمان ہیں اس کے لئے ہمیں کسی کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کے وفات پانے والے خلفاء اور کچھ دوسری شخصیتیں اس وقت پاکستان میں امانتاً دفن ہیں ان کو قادیان کی زمین پر دفنایا جائے گا۔ یہ کام دونوں ملکوں کے حکام کے تعاون سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ اگر کوئی ہمیں غیر مسلم کہتا ہے تو ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ حضور انور نے بتایا کہ پاکستان میں ہمارے خلاف عجیب طرح کے قانون بنائے گئے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دونوں ممالک کے تعلقات بہتر ہونے کی وجہ سے ترقی کی رفتار تیز ہوگی اور اس خطے میں امن کا ماحول قائم ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دونوں ممالک سمجھوتوں کے مطابق جموں و کشمیر کے تنازعہ کا حل ڈھونڈیں تو معاملہ بڑی آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا اسلام اصل میں امن اور شانتی کا مذہب ہے۔ اگر کوئی انسان اسلام کو خطرہ ہونے کی بات کر کے دہشت گردی کی کاروائی کرتا ہے تو وہ غلط ہے۔ حضور انور نے فرمایا ایک دوسرے کی عزت کرنے سے آپس میں پیار محبت اور بھائی چارے کو بڑھاوا ملے گا۔

حضور انور نے آخر پر ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ قادیان انشاء اللہ ایک دن ہندوستان کا ترقی یافتہ شہر بن کر ابھرے گا۔

پریس اور میڈیا کے نمائندگان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات اور پریس کانفرنس ایک بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

پریس اور میڈیا کے نمائندگان سے ملاقات کے بعد سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک تشریف لا کر ظہر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی جس میں 29 بچے اور 25 بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ دارالمسیح سے باہر تشریف لائے اور ازراہ شفقت حلقہ نور کے درج ذیل گھروں میں تشریف لے گئے۔

حلقہ نور کے گھروں کا وزٹ

عبدالحفیظ صاحب۔ مظہر احمد درویش صاحب۔ شکیل احمد طاہر صاحب۔ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب، درویش مرحوم۔ حضور انور ازراہ شفقت مکرم بدرالدین صاحب عامل درویش کی دکان پر بھی تشریف لے گئے۔ خواجہ عبدالستار صاحب درویش۔ ڈاکٹر پرویز صاحب۔ بشیر احمد درویش صاحب مرحوم۔ ماسٹر الیاس صاحب درویش۔ رفیق سندھی صاحب۔ شیخ عبدالقدیر صاحب درویش۔ مشرق علی صاحب۔ عبداللہ جلال الدین صاحب۔ نعیم احمد ناصر صاحب۔ محبوب امروہی صاحب۔ مستفیض امروہی صاحب۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب درویش۔ حضور انور ازراہ شفقت نعیم احمد ناصر صاحب کی دکان پر بھی تشریف لے گئے۔ مولوی عنایت اللہ صاحب۔ مولوی یوسف انور صاحب۔ خواجہ دین محمد صاحب درویش مرحوم۔ گیانی عبدالحفیظ صاحب۔ گیانی عبداللطیف صاحب درویش۔ قاضی مبارک احمد صاحب۔ قاضی شاہد احمد صاحب۔ بہادر خان صاحب درویش مرحوم۔ طارق احمد خان صاحب۔ رفیق احمد خان صاحب۔ دلاور احمد خان صاحب۔ ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم۔ مرزا اقبال صاحب درویش۔ بشیر احمد پونچھی صاحب۔ یونس اسلم صاحب۔ چوہدری سعید احمد صاحب درویش مرحوم۔ منظور احمد صاحب درویش مرحوم۔ ملک فاروق احمد صاحب۔ چوہدری مسعود احمد صاحب۔ محمد احمد کالا افغان صاحب درویش۔ منصور احمد صاحب کالا افغان۔ محمد موسیٰ صاحب درویش۔ مقبول احمد صاحب کشمیری۔ سید شہامت علی صاحب درویش۔ عبداللطیف صاحب۔ بشیر صاحب کالا افغان درویش۔ محمد موسیٰ صاحب۔ خان فضل الٰہی صاحب درویش۔ عبدالمومن بنگالی صاحب مرحوم۔ زین الدین صاحب حامد۔ شعیب احمد صاحب۔ مظفر احمد ننگلی صاحب۔ رشید الدین صاحب پاشا۔ مولانا حمید الدین صاحب مرحوم۔ وحید الدین شمس صاحب۔ راشد خطاب صاحب۔ عزیز شیخوپوری صاحب۔ محمد اعظم صاحب۔ محمد موسیٰ گجراتی صاحب۔ عبدالقیوم ٹیلر صاحب۔ مبارک احمد صاحب۔ عبدالباسط صاحب بنگالی۔ بشریٰ پربھاکر صاحبہ بنت خورشید احمد صاحب درویش۔ مبشر احمد طاہر صاحب۔ مظفر عالم صاحب۔ عبدالحمید ٹاک صاحب۔ قاضی نصیح الدین صاحب بنگالی۔ مستری ممتاز صاحب۔ غلام محمد صاحب۔ عارف ربانی صاحب۔ بلال احمد رضوی صاحب۔ سعادت احمد جاوید صاحب۔ یوسف صاحب۔ اسماعیل طاہر صاحب۔ عمران احمد صاحب۔ ظفر اللہ صاحب۔ فرید احمد صاحب۔ اشرف احمد صاحب۔ بیت

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں